﴿بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ﴾ ﴿......اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ﴾(آل عمران:۷۴) ﴿......عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا﴾ (بنی اسرائیل:۸۰)

الفضل

ہفت روزہ — انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :۔ نصیر احمد قمر

جلد۹ — جمعۃ المبارک ۸/مارچ ۲۰۰۲ء — شمارہ ۱۰

۲۳/ذوالحجہ ۱۴۲۲ ہجری قمری ۸/امان ۱۳۸۱ ہجری شمسی

باہمی اصلاح کا طریق

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

”تم میں سے ہر ایک دوسرے کے لئے آئینہ ہے۔ اگر کوئی اپنے بھائی میں کوئی عیب دیکھے تو اس سے وہ عیب دور کردے“۔ (جامع ترمذی کتاب البر والصلة)

﴿ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام﴾

نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔

بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں

”انسان کو نیک بختی اور تقویٰ کی طرف توجہ کرنی چاہئے اور سعادت کی راہیں اختیار کرنی چاہئیں تب ہی کچھ بنتا ہے۔ ﴿اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ﴾(الرعد:۱۲) خدا تعالیٰ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک کہ خود وہ اپنی حالت کو تبدیل نہ کرے۔ خواہ مخواہ کے ظن فاسد کرنے اور بات کو انتہاء تک پہنچانا بالکل بیہودہ امر ہے۔ سب سے ضروری بات یہ ہے کہ لوگوں کو چاہئے کہ خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کریں، نمازیں پڑھیں، زکوٰۃ دیں، اتلافِ حقوق اور بدکاریوں سے باز آئیں۔ یہ امر بخوبی ثابت ہے کہ بعض وقت جب صرف ایک شخص ہی بدی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ سارے گھر اور سارے شہر کی ہلاکت کا موجب ہو جاتی ہے۔ پس بدیوں کو چھوڑ دو کہ وہ ہلاکت کا موجب ہیں۔..... اور اگر تمہارا ہمسایہ بدگمانی کرتا ہے تو اس کی بدگمانی رفع کرنے کی کوشش کرو اور اسے سمجھاؤ۔ انسان کہاں تک غفلت کرتا جائے گا۔ اس دن سے ڈرنا چاہئے جب ایک دفعہ ہی وبا آپڑے اور سب کو تباہ کر ڈالے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ مصیبت کے وارد ہونے سے پہلے جو دعا کی جائے وہ قبول ہوتی ہے۔ کیونکہ خوف و خطر میں مبتلا ہونے کے وقت تو ہر شخص دعا اور رجوع الی اللہ کر سکتا ہے۔ سعادتمندی یہی ہے کہ امن کے وقت دعا کی جائے۔..... اس لئے پہلے ہی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آجاؤ۔ نمازوں کو باقاعدہ التزام سے پڑھو۔ بعض لوگ صرف ایک ہی وقت کی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ وہ یاد رکھیں کہ نمازیں معاف نہیں ہوتیں۔ یہانتک کہ پیغمبروں تک کو معاف نہیں ہوئیں۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک نئی جماعت آئی۔ انہوں نے نماز کی معافی چاہی۔ آپ نے فرمایا کہ جس مذہب میں عمل نہیں وہ مذہب کچھ نہیں۔ اس لئے اس بات کو خوب یاد رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنے عمل کرلو“۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ ۲۶۲۔۲۶۳)

عزیز خدا کا نام ہے۔ وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے لئے کھوئے گئے ہیں

عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو اور اس پر کوئی غالب نہ آسکے اور عزیز کے معنوں میں صرف غالب آنا نہیں بلکہ معزز ہونا بھی شامل ہے

آیات قرآن مجید، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کے مختلف پہلوؤں کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ ۲۲/فروری ۲۰۰۲ء

(لندن ۲۲/فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ مسجد فضل لندن میں ارشاد فرمایا۔ تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ آج کے خطبہ جمعہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر شروع ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر مجموعی طور پر ۸۸ دفعہ قرآن مجید میں آیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے لفظ عزیز کے لغوی معنے بیان کرتے ہوئے بتایا کہ عزیز ایسی ذات کو کہتے ہیں جو سب پر غالب ہو اور اس پر کوئی غالب نہ آسکے اور عزیز میں صرف غالب آنا نہیں بلکہ معزز ہونا بھی شامل ہے۔ وہ غلبہ ہو مگر اپنی عزت اور شان کی وجہ سے۔ ایسا غالب جو صاحب عزت و کرم ہو۔

حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید میں مذکور حضرت ابراہیمؑ کی اس دعا کا ذکر فرمایا کہ ﴿رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ ......الخ﴾ اس دعا کے آخر میں بھی صفت العزیز کا ذکر ہے۔

حضور نے احادیث نبویہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھادئے

آیت قرآنی، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کے ارشادات کے حوالہ سے عیدالاضحیہ کی عظمت و اہمیت اور قربانی کے مسائل اور حکمتوں کا تذکرہ

تمام عالم اسلام اور بالخصوص جماعت احمدیہ عالمگیر کے افراد کو عید کی دلی مبارک باد

خلاصہ خطبہ عیدالاضحیہ ۲۳/فروری ۲۰۰۲ء

(لندن۔ ۲۳/فروری): سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج مسجد فضل لندن میں نماز عیدالاضحیہ پڑھائی۔ اور اس کے بعد خطبہ عید ارشاد فرمایا۔ تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد آیت کریمہ ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآءُهَا......الخ﴾ کے ترجمہ و تشریح کے بعد حدیث کے حوالہ سے بتایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے عظیم دن یوم النحر یعنی قربانی کا دن ہے۔ اسی طرح بتایا کہ ایک عید کے موقعہ پر آنحضرت ﷺ نے نماز عید اور خطبہ کے بعد ایک مینڈھا ذبح کیا اور یہ دعا پڑھی کہ اللہ کے نام کے ساتھ، اللہ سب سے بڑا ہے، یہ میری طرف سے ہے اور میری امت کے ان افراد کی طرف سے جنہوں نے قربانی نہیں کی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس میں آج تک کے سارے امت کے غرباء بھی شامل ہیں۔ قیامت تک کے سارے غرباء بھی

باقی اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ:خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ اول

آنحضرتؐ کا ارشاد ہے کہ جس بندے پر کوئی ظلم ہو اور وہ خدا کی خاطر اس کا جواب نہ دے تو اللہ اسے عزت دیتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی آیت ۲۰۹۔۲۱۰ اور اسی طرح دیگر کئی آیات کا ذکر فرمایا جن میں اللہ تعالیٰ کی صفت عزیز کا ذکر ہے اور پھر ان آیات کے مضامین کی وضاحت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعض احادیث بھی بیان فرمائیں۔ایک آیت کریمہ کی تشریح میں حضور نے یتیموں کی خبر گیری کے متعلق آنحضرتؐ کے بعض ارشادات سنائے جن میں ان کے اموال کی حفاظت کا خاص خیال رکھنے کی تاکید ہے۔ حضور نے فرمایا کہ جو مال بظاہر یتیموں کا ہے یہ دراصل قومی خزانہ ہے اس لئے ایسے یتیم جو بچے ہوں یا کسی وجہ سے اپنے اموال کی حفاظت کی استعداد نہ رکھتے ہوں جب تک وہ بالغ نہ ہو جائیں اور انہیں عقل نہ آجائے اس وقت تک سوسائٹی کا فرض ہے کہ ان کے اموال کی حفاظت کرے اور اس میں سے حسب ضرورت ان پر خرچ کرے۔جب وہ عاقل بالغ ہو جائیں اور انہیں اچھی طرح پرکھ لیا جائے کہ وہ مال کو ضائع نہیں کریں گے تو پھر ان کے اموال واپس ان کے سپرد کر دئے جائیں۔

حضور ایدہ اللہ نے سورۃ البقرہ کی ہی ایک اور آیت کے تعلق میں طلاق کے متعلق احکامات کا قدرے تفصیل سے ذکر فرمایا۔آیت کریمہ ﴿اِذْ قَالَ اِبْرَاهِيْمُ رَبِّ اَرِنِيْ كَيْفَ تُحْيِ الْمَوْتٰى.....الخ﴾ کی تشریح میں حضور انور نے فرمایا کہ بعض مفسرین کی طرف سے ﴿صُرْهُنَّ اِلَيْكَ﴾ کا جو ترجمہ کیا جاتا ہے کہ انہیں پارہ پارہ کردو یہ عربی زبان کے لحاظ سے بھی غلط ہے۔صُرْهُنَّ کے ساتھ جب اِلَيْكَ کا لفظ آئے تو اس کا معنی ہے انہیں اپنے ساتھ مانوس کرلے، اپنے ساتھ سدھالے۔

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعودؑ کے ارشادات بھی سنائے اور فرمایا کہ عزیز خدا کا نام ہے۔وہ اپنی عزت کسی کو نہیں دیتا مگر انہی کو جو اس کے لئے کھوئے گئے ہیں۔ حضور نے ایک اور آیت کریمہ کی تشریح میں فرمایا کہ تسبیح پھیرنے کا جو رواج لوگوں میں پایا جاتا ہے اس کا کوئی ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب و خلفائے راشدین کے زمانہ میں نہیں ملتا۔یہ بہت بعد کی ایجاد ہے

❀❀❀.....................❀❀❀

بقیہ:خلاصہ خطبہ عیدالاضحیہ از صفحہ اول

شامل ہوتے رہیں گے اس لئے ان کو قربانی نہ کرنے کے نتیجہ میں کوئی صدمہ نہیں ہونا چاہئے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی طرف سے جو قربانی پیش کی گئی اس میں ان کا بھی نام ہے۔ایک اور روایت میں ہے کہ ایک عیدالاضحیہ کے موقع پر بعض لوگوں نے نماز عید سے پہلے قربانیاں ذبح کر دی تھیں۔ حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا ایسے لوگ اس کی جگہ اور قربانی ذبح کریں اور جنہوں نے ہمارے نماز پڑھنے تک قربانی ذبح نہیں کی وہ خدا کا نام لے کر اب قربانی ذبح کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے احادیث کے حوالہ سے آنحضرتؐ کی عید قربانی کے دل پذیر واقعات بیان فرمائے۔ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت علیؓ کو دو مینڈھوں کی قربانی کرتے دیکھا۔اس بارہ میں آپؓ سے استفسار کیا تو انہوں نے بتایا کہ آنحضرت ﷺ نے مجھے نصیحت فرمائی تھی کہ مَیں ان کی طرف سے بھی قربانی دوں چنانچہ مَیں حضورؐ کی طرف سے بھی قربانی دیتا ہوں۔اسی طرح حدیث میں ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ کے سفیر ہیں اگر وہ اللہ سے دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول کرتا ہے۔ اگر وہ اس سے مغفرت طلب کریں تو وہ ان کو بخش دیتا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح اوّلؓ کے بعض ارشادات بھی حضور نے اس تعلق میں پڑھ کر سنائے۔ آپؓ فرماتے ہیں کہ یہ دن ایک عظیم الشان متقی کی یادگار ہیں جن کا نام ابراہیم تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے بعض ارشادات جن میں قربانی کے جانور کے متعلق احکامات کا تذکرہ ہے وہ بھی پڑھ کر سنائے اور بتایا کہ عیب دار قربانیاں چھوڑ دو، تمہاری قربانیوں میں کوئی عیب نہ ہو۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ عاشق اور مُحب جو سچا ہوتا ہے وہ اپنی جان اور دل قربان کر دیتا ہے۔ بیت اللہ کا طواف اس قربانی کے واسطے ایک ظاہری نشان ہے۔ طواف عشاق الٰہی کی ایک نشانی ہے۔اس طرح حضور علیہ السلام فرماتے ہیں کہ حضرت ابراہیمؑ نے جس قربانی کا بیج بویا تھا اور مخفی طور پر بویا تھا آنحضرت ﷺ نے اس کے لہلہاتے کھیت دکھا دئے۔ عیدالاضحیہ پہلی عید سے بڑھ کر ہے اور عام لوگ بھی اس کو بڑی عید کہتے ہیں۔ مگر سوچ کر بتلاؤ کہ عید کی وجہ سے کس قدر ہیں جو تزکیۂ نفس اور تصفیۂ قلب کی طرف متوجہ ہوتے ہیں اور روحانیت سے حصہ لیتے ہیں۔

آخر پر حضور انور ایدہ اللہ نے تمام عالم اسلام کو اور بالخصوص عالمگیر جماعت احمدیہ کے افراد کو دلی مبارکباد دیتے ہوئے فرمایا کہ میری طرف سے عید مبارک ہو اور ہم سب کی طرف سے جو یہ خطبہ سن رہے ہیں سب کو عید مبارک ہو۔ حضور نے فرمایا کہ اب اس کے جواب میں خیر مبارک کے خط نہ لکھنے شروع کر دیں۔ اللہ سب کے لئے اس عید کو اور آئندہ آنے والی عیدوں کو ان گنت خوشیوں کا باعث بنائے اور اللہ کے فضلوں سے ہر احمدی گھرانہ فیضیاب ہو اور قیامت تک اللہ کی عنایات کا سلسلہ اسی طرح جاری رہے۔

☆......☆......☆......☆......☆

کلام سیدنا حضرت مُصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

وہ گُلِ رعنا کبھی دل میں جو مہماں ہو گیا
گوشہ گوشہ خانۂ دل کا گلستاں ہو گیا

مُحسنِ بد بیں کی صحبت حق کی خاطر چھوڑ دی
کافرِ نعمت بنا ، لیکن مسلماں ہو گیا

دل کو ہے وہ قوّت و طاقت عطا کی ضبط نے
نالہ جو دل سے اٹھا میرے وہ طوفاں ہو گیا

کم نہیں کچھ کیمیا سے سوزِ الفت کا اثر
اشکِ خوں جو بھی بہا لعلِ بدخشاں ہو گیا

آپ ہی وہ آگئے بیتاب ہو کر میرے پاس
درد جب دل کا بڑھا تو خود ہی درماں ہو گیا

سامنے آنے سے میرے جس کو ہوتا تھا گریز
دل میں میرے آچھپا غیروں سے پنہاں ہو گیا

مَیں دکھانا چاہتا تھا ان کو حال دل ، مگر
وہ ہوئے ظاہر تو دل کا درد پنہاں ہو گیا

پہلے تو دل نے دکھائی خودسَری بے انتہا
رفتہ رفتہ پھر یہ سرکش بھی مُسلماں ہو گیا

عشق کی سوزش نے آخر کر دیا دونوں کو ایک
وہ بھی حیراں رہ گیا اور مَیں بھی حیراں ہو گیا

اس دلِ نازک کے صدقے جو مری لغزش کے وقت
دیکھ کر میری پریشانی پریشاں ہو گیا

اک مکمّل گلستاں ہے وہ مرا غنچہ دہن
جب ہوا وہ خندہ زن مَیں گُل بداماں ہو گیا

آگیا غیرت میں فوراً ہی میرا عیسیٰ نفس
مرتے ہی پھر زندگی کا میری ساماں ہو گیا

مَیں بڑھا اک گز تو وہ سو گز بڑھے میری طرف
کام مشکل تھا مگر اس طرح آساں ہو گیا

حیف اس پر جس کو رڈّی جان کر پھینکا گیا
ورنہ ہر ہر گُل چمن کا نذرِ جاناں ہو گیا

(کلام محمود)

خدا کی حکمتوں پر ایمان لائیں

حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ زمین و آسمان کی چھپی ہوئی باتوں کو جانتا ہے۔وہ علیم و حکیم ہے۔ایک بچہ درزی کو دیکھے کہ اس نے تمام تھان کے ٹکڑے ٹکڑے کر دئے تو وہ گھبرا اُٹھتا ہے کیونکہ نہیں جانتا کہ یہ ٹکڑے ایک اعلیٰ ملبوس بننے والے ہیں۔اسی طرح اللہ کے مصالح اکثر نادانوں سے مخفی رہتے ہیں۔وہ ظاہری صورت دیکھ کر چلا اُٹھتے ہیں۔ گلستان میں ایک شخص کی حکایت ہے کہ وہ لنگڑا ہو گیا اور ایک دن بیگار میں لوگوں کو پکڑ رہے تھے، اسے چھوڑ گئے تو وہ خدا کا شکر بجالایا۔ قرآن شریف میں موسیٰ اور خضر کا قصہ ہے۔ خضر نے ایک کشتی کو عیب ناک کر دیا اور بعد میں اس کی حکمت ظاہر ہوئی۔ پس ہمیں چاہئے کہ خدا کی حکمتوں پر ایمان لائیں اور اس کے حکم مانیں"۔

(حقائق الفرقان جلد اول صفحہ ۱۳۳)

(تقریر جلسہ سالانہ قادیان ۲۰۰۱ء)

اسلام کا پیش کردہ
رَبُّ الْعَالَمِیْن خدا

(مادی اور روحانی ربوبیت خصوصاً وحی والہام اور بعثت انبیاء ورسل کی روشنی میں)

(حافظ صالح محمد الہ دین۔ بھارت)

اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کا مضمون بہت ہی عظیم الشان مضمون ہے۔ اس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کے حسن واحسان کا پتہ لگتا ہے اور دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور عظمت پیدا ہوتی ہے۔ قرآن مجید نے بڑی تفصیل سے اللہ تعالیٰ کی صفات پر روشنی ڈالی ہے اور ترمذی کی حدیث کی کتاب میں ہمارے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بیان فرمودہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام درج ہیں اور ان کو مدنظر رکھنے اور ان کے مظہر بننے کی کوشش کرنے کی ترغیب ہے۔ ہمارے امام حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ کے موضوع پر ۱۶/اپریل ۲۰۰۱ء سے نہایت ایمان افروز خطبات جمعہ دے رہے ہیں۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ بہت بابرکت کرے۔

ہمارا ربّ

قرآن مجید کا آغاز سورۃ فاتحہ سے ہوتا ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی چار بنیادی صفات کا ذکر ہے۔ پہلی صفت رب العالمین ہے یعنی ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو رب ہے تمام جہانوں کا۔ ربّ کے معنی ہیں کسی چیز کو پیدا کرکے درجہ کمال کو پہنچانے والا، پرورش کرنے والا۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف جسمانی پرورش کرتا ہے بلکہ روحانی پرورش بھی کرتا ہے اور روحانی ترقیات کے لئے وہ اپنے رسولوں کو بھیجتا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ہم سے جو تعلق ہے وہ ربّ کے لفظ سے بیان ہوا ہے۔ ہم اپنے عزیزوں کا تعارف اس طرح کراتے ہیں کہ یہ میرا باپ ہے، مَیں اس کا بیٹا ہوں، یہ میری ماں ہے، مَیں اس کا بیٹا ہوں، یہ میری بیوی ہے، مَیں اس کا خاوند ہوں وغیرہ وغیرہ۔ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں ہم یہ کہتے ہیں:

یہ میرا ربّ ہے، مَیں اس کا بندہ ہوں۔ جیسے بچہ اپنے ماں باپ کے سامنے یہ کہہ کر اپنی محبت ظاہر کرتا ہے کہ میری ماں، میرا باپ۔ اس طرح ہم یہ کہہ کر کہ 'میرا رب' 'ہمارا رب' ہم اپنے پیدا کرنے والا خدا سے اپنی محبت کا اظہار کرتے ہیں۔ قرآن مجید میں بار بار رَبِّی، میرا ربّ۔ رَبَّنَا، ہمارا ربّ کے پیارے الفاظ آتے ہیں۔ بہت سی دعائیں رَبَّنَا کے الفاظ سے شروع ہوتی ہیں۔ ہم نمازوں میں سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم، پاک ہے میرا رب جو عظمت والا ہے۔ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی، پاک ہے میرا رب جو اعلیٰ ہے کے الفاظ دہرا کر اپنے پیارے ربّ کو یاد کرتے ہیں۔

سیدنا آنحضرت ﷺ نے ہم کو جو سید الاستغفار کی دعا سکھائی۔ اس کے ابتدائی الفاظ یہ ہیں: اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّی لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُكَ۔ اے اللہ تُو میرا ربّ ہے۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور مَیں تیرا بندہ ہوں۔

دلبر نے کیسا جوڑ بنایا ہے دیکھنا
وہ خالقِ جہاں ہے تو مشتِ غبار ہم

(کلام محمود)

اَلْعٰلَمِیْن میں جاندار مخلوق اور بے جان مخلوق دونوں شامل ہیں۔ قرآن مجید فرماتا ہے: ﴿قُلْ أَغَیْرَاللّٰہِ اَبْغِی رَبًّا وَھُوَ رَبُّ کُلِّ شَیْءٍ﴾ (الانعام:۱۶۵)۔ یعنی تو ان سے کہہ دے کہ کیا مَیں اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب پسند کرلوں؟ جبکہ وہی ہے جو ہر چیز کا ربّ ہے۔

ہمارے نبی کریم ﷺ جب نئے چاند کو دیکھتے تو فرماتے تھے "رَبِّیْ وَرَبُّكَ اللّٰہ" یعنی میرا ربّ اور تیرا ربّ اللہ ہے۔

سورۃ البقرہ میں اللہ تعالیٰ کی ربوبیت کا اس طرح ذکر آتا ہے:

﴿یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ وَالَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ. الَّذِیْ جَعَلَ لَکُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّالسَّمَآءَ بِنَاءً وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّکُمْ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰہِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ﴾ (البقرہ:۲۲،۲۳)۔ یعنی اے لوگو! تم عبادت کرو اپنے ربّ کی جس نے تمہیں پیدا کیا اور ان کو بھی جو تم سے پہلے تھے۔ تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ جس نے زمین کو تمہارے لئے بچھونا اور آسمان کو (تمہاری بقا کی) بنیاد بنایا اور آسمان سے پانی اتارا اور اس کے ذریعہ ہر طرح کے پھل تمہارے لئے بطور رزق نکالے۔ پس جانتے بوجھتے ہوئے اللہ کے شریک نہ بناؤ۔

زمین کو فراش بنانے کے معنے یہ ہیں کہ اس میں انسان کے آرام کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ آسمان کو بطور چھت کے بنایا گیا ہے یعنی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ آسمان کو تمہاری بقا کی بنیاد بنایا ہے۔ بادل نے پانی اتار کر تمہیں طرح طرح کے میوے بطور رزق دیئے ہیں۔ الغرض ہمارا ربّ ہمارا خالق اور ہمارا رازق ہے۔ نہ صرف ہم بلکہ ہمارے باپ دادا سب پر اس کے احسانات ہیں۔ اس نے ان کو بھی پیدا کیا تھا اور ان کو بھی رزق دیتا تھا۔

سورۃ الملک میں فرمایا: ﴿اَمَّنْ ھٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُکُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَہٗ﴾ (الملک:۲۲)۔ یعنی کیا وہ ہستی جو تمہیں رزق دیتی ہے اگر اپنا رزق روک لے تو کیا کوئی ہے جو تمہیں رزق دے؟

ہمارا ربّ ہمیں علم بھی دیتا ہے۔ فرمایا: ﴿وَقُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا﴾ (طٰہٰ:۱۱۵) یعنی اور یہ کہا کر کہ اے میرے ربّ مجھے علم میں بڑھا دے۔

ہمارا ربّ دعاؤں کو سنتا ہے۔ فرمایا: ﴿اِنَّ رَبِّیْ لَسَمِیْعُ الدُّعَآءِ﴾ (ابراہیم:۴۰)۔ یعنی میرا ربّ دعا کو بہت سننے والا ہے۔

ہمارا رب الہام اور کشف اور خواب کے ذریعہ تسلی بھی دیتا ہے۔ فرمایا:

﴿لَھُمُ الْبُشْرٰی فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَ فِی الْاٰخِرَۃِ﴾ (یونس:۶۵) اُن کے لئے دنیا کی زندگی میں بھی خوشخبری ہے اور آخرت میں بھی۔

نیز فرمایا: ﴿اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ . نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ﴾ (حٰم السجدہ:۳۱،۳۲)۔

یقیناً وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا ربّ ہے، پھر استقامت اختیار کی، اُن پر بکثرت فرشتے نازل ہوتے ہیں کہ خوف نہ کرو اور غم نہ کھاؤ اور اس جنت (کے ملنے) سے خوش ہو جاؤ جس کا تم وعدہ دیئے جاتے ہو۔ ہم اس دنیوی زندگی میں بھی تمہارے ساتھ ہیں اور آخرت میں بھی۔

قرآن مجید میں دو جنتوں کا ذکر ہے۔ دنیوی اور اخروی۔ اس جگہ جنت سے ہر دو مراد لی جاسکتی ہیں۔ (تفسیر صغیر صفحہ ۱۳۲)

حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنے ربّ کا جو رب العالمین ہے بڑے پیارے انداز میں اس طرح ذکر فرماتے ہیں ﴿اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَھُوَ یَھْدِیْنِ﴾ اس نے مجھے پیدا کیا ہے اور وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔ ﴿وَالَّذِیْ ھُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ﴾ اور وہی مجھے کھلاتا ہے اور وہی مجھے پلاتا ہے۔ ﴿وَاِذَا مَرِضْتُ فَھُوَ یَشْفِیْنِ﴾ اور جب مَیں بیمار ہوتا ہوں تو وہ مجھے شفا دیتا ہے۔ ﴿وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ﴾ اور وہی ہے جو مجھے مارے گا اور پھر زندہ کرے گا۔ ﴿وَالَّذِیْ اَطْمَعُ اَنْ یَّغْفِرَلِیْ خَطِیْٓئَتِیْ یَوْمَ الدِّیْنِ﴾ اور اس ذات کے اوپر مجھے امید ہے کہ جزا سزا کے وقت وہ میری خطاؤں کو بخش دے گا۔

(الشعراء ۷۹تا ۸۳)

روحانی پرورش کے لئے بعثت انبیاء

اللہ تعالیٰ جس طرح ہماری جسمانی پرورش کرتا ہے اسی طرح وہ ہماری روحانی پرورش بھی کرتا ہے۔ جسمانی اور روحانی دونوں سلسلے پہلو بہ پہلو چلتے ہیں۔ جس طرح جسمانی حالت تازہ پانی کی محتاج ہے اسی طرح روحانی حالت بھی تازہ وحی کی محتاج ہے۔ قرآن مجید میں کئی جگہ یہ ذکر آتا ہے کہ زمین کو دیکھو کہ جب وہ مردہ ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ آسمان سے پانی نازل کرکے اس کو نئی زندگی عطا کرتا ہے۔ اسی طرح جب دنیا گمراہی میں مبتلا ہو جاتی ہے تو وہ اپنے رسولوں کے ذریعہ اس کی روحانی زندگی کے سامان کرتا ہے۔

قرآن مجید فرماتا ہے: ﴿یُنَزِّلُ الْمَلٰٓئِکَۃَ بِالرُّوْحِ مِنْ اَمْرِہٖ عَلٰی مَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِہٖٓ اَنْ اَنْذِرُوْٓا اَنَّہٗ لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنَا فَاتَّقُوْنِ﴾ (النحل:۳) یعنی وہ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں سے جس پر چاہے فرشتوں کو روح القدس کے ساتھ اتارتا ہے کہ خبردار کرو کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس مجھ ہی سے ڈرو۔ مجھے ہی اپنے بچاؤ کا ذریعہ بناؤ۔

اللہ تعالیٰ رب العالمین ہے اس لئے اس نے ہر قوم میں ہر زمانہ میں اپنے رسول بھیجے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ﴿وَلِکُلِّ قَوْمٍ ھَادٍ﴾ (الرعد:۸)۔ یعنی ہر قوم کے لئے ایک رہنما ہوتا ہے۔

﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیْھَا نَذِیْرٌ﴾ (فاطر:۲۵) یعنی اور کوئی امت ایسی نہیں جس میں (خدا کی طرف سے) کوئی ہوشیار کرنے والا نہ آیا ہو۔

جب بھی دنیا اللہ تعالیٰ سے دور ہو گئی اور گناہوں میں مبتلا ہو گئی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کے ذریعہ ان کی ہدایت کا سامان فرمایا اور ان کے ذریعہ ایک پاک انقلاب پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ کے رسولوں نے بے لوث لوگوں کی خدمت کی۔ محض رَبُّ الْعٰلَمِیْن کی خاطر خدمت کی۔ چنانچہ سورۃ الشعراء میں بعض رسولوں کا ذکر ہے اور بتایا گیا ہے کہ انہوں نے اپنی اپنی قوم سے یہ کہا کہ: ﴿مَآ اَسْئَلُکُمْ عَلَیْہِ مِنْ اَجْرٍ. اِنْ اَجْرِیَ اِلَّا عَلٰی رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الشعراء:۱۱۰،۱۲۸،۱۴۶،۱۶۵،۱۸۱)۔ یعنی مَیں تم سے کوئی اجر نہیں مانگتا۔ میرا اجر تو صرف تمام جہانوں کے رب پر ہے۔

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی مبارک آمد انبیاء کی آمد کی تاریخ میں نہایت عظیم الشان واقعہ ہے۔ آپؐ پر قرآن مجید نازل ہوا جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے دین کو مکمل کیا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ لَارَیْبَ فِیْہِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (السجدہ:۳،۲)۔ یعنی کامل کتاب کا اتارا جانا، اس میں کوئی شک نہیں کہ، تمام جہانوں کے ربّ کی طرف سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "اس میں تمہاری زندگی ہے"۔

(کشتی نوح)

نیز فرماتے ہیں ۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کے ذریعہ اعلان فرمایا: ﴿قُلْ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا﴾ (الاعراف:۱۵۹) تُو کہہ دے کہ اے انسانو! یقیناً میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں۔

آنحضرت ﷺ کو اپنے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ خدا کے ساتھ گہرا تعلق تھا اس کا قرآن مجید نے اس طرح ذکر فرمایا ہے: ﴿قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانعام:۱۶۳) تو کہہ دے کہ میری عبادت اور میری

قربانیاں اور میرا جینا اور میرا مرنا اللہ ہی کے لئے ہے جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

آنحضرت ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفت رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے مظہر تھے۔ آپ کی شفقت اور ہمدردی سب کے لئے تھی۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کے بارہ میں فرمایا:﴿وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ﴾ (الانبیاء :۱۰۸) اور ہم نے تجھے نہیں بھیجا مگر تمام جہانوں کے لئے رحمت کے طور پر۔

آنحضرت ﷺ کے ذریعہ جو پاک انقلاب ہوا وہ بے نظیر ہے۔ عرب کے ملک کے لوگ ہر قسم کی بدی میں مبتلا تھے۔ آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ان میں ایسی عظیم الشان تبدیلی ہوئی کہ وحشیانہ حالت سے انسان بنے اور پھر انسان سے مہذب انسان اور مہذب انسان سے باخدا انسان اور آخر خدا تعالیٰ کی محبت میں ایسے محو ہوگئے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی خاطر ہر دکھ اور تکلیف کو برداشت کیا اور ہر ایک مصیبت کے وقت آگے قدم رکھا۔

(پیغام صلح)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس روحانی انقلاب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

اَحْیَیْتَ اَمْوَاتَ الْقُرُوْنِ بِجَلْوَةٍ

مَاذَا یُمَاثِلُكَ بِهٰذَا الشَّانِ

یعنی آپؐ نے صدیوں کے مردے ایک جلوے سے زندہ کردئے۔ کون ہے جو اس شان میں آپؐ کا نظیر ہو سکے۔ ؎

رب عظیم کا بندہ اعظم

صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمْ

(کلام طاہر)

موجودہ زمانہ میں جب پھر دنیا کے لوگ اللہ تعالیٰ سے دور ہوگئے اور طرح طرح کے گناہوں میں مبتلا ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی اصلاح کے لئے آنحضرت ﷺ کے غلام اور عاشق صادق حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھیجا ہے۔ آپؑ نے آنحضرت ﷺ کے ہی نور سے منور ہو کر دنیا کو روشنی دی جیسا کہ چاند، سورج سے روشنی لے کر اندھیری رات میں روشنی دیتا ہے۔ آپ کے وصال کے بعد بفضلہٖ تعالیٰ آپ کا دعوت الی اللہ کا کام آپ کے خلفاء کرام کے ذریعہ احسن طور پر جاری ہے۔ ہم اللہ سے امید رکھتے ہیں کہ وہ دنیا میں پاک انقلاب پیدا فرمائے گا۔ وہ ہر بات پر قدرت رکھتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی بعثت کی غرض و غایت اور اس میں کامیابی کا اس طرح ذکر فرماتے ہیں:

"وہ کام جس کے لئے خدا نے مجھے مامور فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ خدا میں اور اس کی مخلوق کے رشتہ میں جو کدورت واقع ہو گئی ہے اس کو دور کر کے محبت اور اخلاص کے تعلق کو دوبارہ قائم کروں اور سچائی کے اظہار سے مذہبی جنگوں کا خاتمہ کر کے صلح کی بنیاد ڈالوں اور وہ دینی سچائیاں جو دنیا کی آنکھ سے مخفی ہو گئی ہیں ان کو ظاہر کروں۔ اور وہ روحانیت جو نفسانی تاریکیوں کے نیچے دب گئی ہے اس کا نمونہ دکھاؤں اور خدا کی طاقتیں جو انسان کے اندر داخل ہو کر توجہ یا دعا کے ذریعہ سے نمودار ہوتی ہیں حال کے ذریعہ سے نہ محض قال سے ان کی کیفیت بیان کروں اور سب سے زیادہ یہ کہ وہ خالص اور چمکتی ہوئی توحید جو ہر ایک قسم کے شرک کی آمیزش سے خالی ہے جو اب نابود ہو چکی ہے اس کا دوبارہ قوم میں دائمی پودا لگادوں اور یہ سب کچھ میری قوت سے نہیں ہوگا بلکہ اس خدا کی طاقت سے ہوگا جو آسمان اور زمین کا خدا ہے"۔

(لیکچر لاہور، روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۱۸۰)

اللہ تعالیٰ کی صفت رَبِّ الْعٰلَمِیْن کی طرف توجہ دلاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب پیغام صلح میں تحریر فرماتے ہیں:

"اے ہموطنو! وہ دین، دین نہیں ہے جس میں عام ہمدردی کی تعلیم نہ ہو۔ اور نہ وہ انسان انسان ہے جس میں ہمدردی کا مادہ نہ ہو۔ ہمارے خدا نے کسی قوم سے فرق نہیں کیا۔ مثلاً جو جو انسانی طاقتیں اور قوتیں آریہ ورت کی قدیم قوموں میں دی گئی ہیں وہی تمام قوتیں عربوں اور فارسیوں اور شامیوں اور چینیوں اور جاپانیوں اور یورپ اور امریکہ کی قوموں کو بھی عطا کی گئی ہیں۔ سب کے لئے خدا کی زمین فرش کا کام دیتی ہے اور سب کے لئے اس کا سورج اور چاند اور کئی ستارے روشن چراغ کا کام دے رہے ہیں اور دوسری خدمات بھی بجا لاتے ہیں۔ اس کی پیدا کردہ عناصر یعنی ہوا اور پانی اور آگ اور خاک اور ایسا ہی اس کی دوسری تمام پیدا کردہ چیزوں اناج اور پھل اور دوا وغیرہ سے تمام قومیں فائدہ اٹھا رہی ہیں۔ پس یہ اخلاق ربّانی ہمیں سبق دے رہے ہیں کہ ہم بھی اپنے بنی نوع انسانوں سے مروّت اور سلوک کے ساتھ پیش آویں اور تنگ دل اور تنگ ظرف نہ بنیں"۔

نیز فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کو اسی آیت سے شروع کیا ہے کہ ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْن﴾ اور جابجا اس نے قرآن شریف میں صاف صاف بتلا دیا ہے کہ یہ بات صحیح نہیں ہے کہ کسی خاص قوم یا خاص ملک میں خدا کے نبی آتے رہتے ہیں بلکہ خدا تعالیٰ نے کسی قوم اور کسی ملک کو فراموش نہیں کیا۔ اور قرآن شریف میں طرح طرح کے مثالوں میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ جیسا کہ خدا ہر ایک ملک کے باشندوں کے لئے ان کے مناسب حال ان کی جسمانی تربیت کرتا آیا ہے ایسا ہی اس نے ہر ایک ملک اور ہر ایک قوم کو روحانی تربیت سے بھی فیضیاب کیا ہے جیسا کہ وہ قرآن شریف میں ایک جگہ فرماتا ہے ﴿وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِیْهَا نَذِیْرٌ﴾ (فاطر:۲۵) کہ کوئی ایسی قوم نہیں جس میں کوئی نبی یا رسول نہیں بھیجا گیا۔

سو یہ بات بغیر کسی بحث کے قبول کرنے کے لائق ہے کہ وہ سچا اور کامل خدا جس پر ایمان لانا ہر ایک بندہ کا فرض ہے وہ رَبِّ الْعٰلَمِیْن ہے اور اس کی ربوبیت کسی خاص قوم تک محدود نہیں اور نہ کسی خاص زمانہ تک اور نہ کسی خاص ملک تک بلکہ وہ سب قوموں کا ربّ ہے۔ اور تمام فیوض کا وہی سرچشمہ ہے اور ہر ایک جسمانی اور روحانی طاقت اسی سے ہے اور اسی سے تمام موجودات پرورش پاتی ہیں۔ اور ہر ایک وجود کا وہی سہارا ہے۔

خدا کا فیض عام ہے جو تمام قوموں اور تمام ملکوں اور تمام زبانوں تک محیط ہو رہا ہے۔ یہ اس لئے ہوا کہ تا کہ کسی قوم کو شکایت کرنے کا موقعہ نہ ملے اور نہ یہ کہیں کہ خدا نے فلاں فلاں قوم پر احسان کیا، مگر ہم پر نہ کیا۔ یا فلاں قوم کو اس کی طرف سے کتاب ملی تا وہ اس سے ہدایت پاویں مگر ہم کو نہ ملی۔ یا فلاں زمانہ میں وہ اپنی وحی اور الہام اور معجزات کے ساتھ ظاہر ہوا مگر ہمارے زمانہ میں مخفی رہا۔ پس اس نے عام فیض دکھلا کر ان تمام اعتراضات کو دفع کر دیا۔ اور اپنے وسیع اخلاق دکھلائے کہ کسی قوم کو اپنے جسمانی اور روحانی فیضوں سے محروم نہیں رکھا۔ اور نہ کسی زمانہ کو بے نصیب ٹھہرایا۔ (پیغام صلح، روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۴۴۱،۴۴۲)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

﴿وَقَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی﴾ (طٰہٰ ۶۲)۔ یعنی یقیناً وہ نامراد ہو جاتا ہے جو افترا کرتا ہے۔ جو شخص اللہ تعالیٰ پر جھوٹ بولتا ہے وہ کامیاب نہیں ہوتا۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"یہ اصول نہایت پیارا اور امن بخش اور صلح کاری کی بنیاد ڈالنے والا اور اخلاقی حالتوں کی مدد دینے والا ہے کہ ہم ان تمام نبیوں کو سچا سمجھ لیں جو دنیا میں آئے۔ خواہ ہند میں ظاہر ہوئے ہوں یا فارس میں یا چین میں یا کسی اور ملک میں اور خدا نے کروڑہا دلوں میں ان کی عظمت بٹھادی اور ان کے مذہب کی جڑ قائم کردی"۔

(تحفہ قیصریہ روحانی خزائن جلد ۱۲ صفحہ ۲۵۹)

اس اصول کے ماتحت ہم حضرت رام چندر، حضرت سری کرشنا، حضرت بدھ، حضرت کنفیوشس، حضرت زرتشت (اللہ تعالیٰ کی سلامتی ان سب پر ہو) کو اللہ تعالیٰ کے رسول مانتے ہیں۔ ہندوستان کے تعلق سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اس کے پیغمبر آتے رہے ہیں۔ ایسا ہی ہند میں بھی خدا کے پاک پیغمبر اور اس کے کلام پانے والے گزرے ہیں اور ایسا ہی چاہئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے، نہ صرف ایک ملک کا۔

(قادیان کے آریہ اور ہم - روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۴۳۱)

نیز فرماتے ہیں:

"یہ تو سچ ہے کہ راجہ رام چندر اور راجہ کرشن درحقیقت پرمیشر نہیں تھے مگر اس میں کیا شک ہے کہ وہ دونوں بزرگ خدا رسیدہ اور اوتار تھے۔ خدا کی نورانی تجلّی ان پر اتری تھی اس لئے وہ اوتار کہلائے"۔

(سناتن دھرم روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۷۵ حاشیہ)

ساری کائنات کا ربّ

عالمین کا لفظ انسان کے دماغ کو نہ صرف زمین کے تمام علاقوں کی طرف لے جاتا ہے بلکہ زمین کے باہر سورج اور چاند اور ستاروں کی طرف دور دور تک پہنچا دیتا ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے:

﴿اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِیْ سِتَّةِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ . یُغْشِی الَّیْلَ النَّهَارَ یَطْلُبُهٗ حَثِیْثًا وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍ بِاَمْرِهٖ.اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ﴾(الاعراف:۵۵)

یعنی یقیناً تمہارا ربّ وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رات سے دن کو ڈھانپ دیتا ہے جبکہ وہ اُسے جلد طلب کر رہا ہوتا ہے۔ اور سورج اور چاند اور ستارے (پیدا کئے) جو اس کے حکم سے مسخر کئے گئے ہیں۔ خبردار پیدا کرنا بھی اسی کا کام ہے اور حکومت بھی۔ بس ایک وہی اللہ برکت والا ثابت ہوا جو تمام جہانوں کا ربّ ہے۔

سائنس نے ہمیں بتایا ہے کہ ہماری کائنات بہت وسیع ہے۔ ہمارا سورج ۱۵ کروڑ کلومیٹر کے فاصلہ پر ہے اور وہاں سے ہم تک روشنی آنے کے لئے ۸ منٹ لگتے ہیں۔ سورج کے گرد ہماری زمین اور دوسرے سیارے اور بہت سے دمدار تارے گھوم رہے ہیں۔ یہ سارا نظام شمسی اس سے بہت زیادہ بڑے نظام کا ممبر ہے جسے Galaxy یا کہکشاں کہتے ہیں۔ یہ اتنی بڑی ہے کہ اس کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک روشنی کا سفر کرنے کے لئے ایک لاکھ سال لگتے ہیں۔ ہمیں جو تارے نظر آتے ہیں وہ دراصل سورج ہیں جو بہت دور ہونے کی وجہ سے چھوٹے نظر آتے ہیں۔ اگر ہمارا سورج بھی اتنا دور ہوتا تو وہ بھی تارا نظر آتا۔ ہماری کہکشاں میں کھرب تارے ہیں جن میں سے ایک ہمارا سورج ہے۔ کہکشاؤں کی تعداد اربوں میں ہے۔ علاوہ ازیں جو مادہ بالکل نظر نہیں آتا جسے Dark Matter کہتے ہیں وہ نظر آنے والے مادہ سے بہت زیادہ ہے۔

قرآن مجید نے بتایا کہ چھ وقتوں میں آسمان اور زمین بنائے گئے ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ایک دم میں یہ کائنات نہیں بنی بلکہ تدریجی طور پر وجود میں آئی ہے۔

"خدا تعالیٰ ہر یک مخلوق کو تدریجی طور پر اپنے کمال وجود تک پہنچاتا ہے"۔ (آئینہ کمالات اسلام روحانی خزائن جلد ۵ صفحہ ۲۰۰)۔ پیدائش کے چھ مراتب ہیں جو چھ وقتوں میں انجام پذیر ہوئے۔

موجودہ سائنس کے علم کے مطابق ہماری کائنات کا آغاز ایک عظیم دھماکہ سے ہوا۔ شروع میں وہ انتہائی گرم تھی اور باریک ترین ذرّات پر مشتمل تھی۔ اس کے بعد Photons, Protons, electrons, neutrons, neutrinos وجود میں آئے۔ پھر جیسے حرارت کم ہوئی ہائیڈروجن، ہیلیم (Helium) اور بعض دوسرے عناصر بنے۔ پھر Hydrogen اور Neuclear کے ذریعہ مختلف عناصر بنے جو ان کے فنا ہونے کے بعد Gas کا حصہ بن گئے۔ ایک

باقی صفحہ نمبر ۱۰ پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ و استغفار کرتا رہے

جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم کے ساتھ نہ ملادیں گے وہ امن میں رہیں گے

آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات کے حوالہ سے اللہ تعالیٰ کی صفت اَلْمُؤْمِن کے مختلف پہلوؤں کی وضاحت

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ یکم فروری ۲۰۰۲ء بمطابق یکم تبلیغ ۱۳۸۱ء ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن (برطانیہ)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله-

أما بعد فأعوذ بالله من الشيطان الرجيم- بسم الله الرحمٰن الرحيم -

الحمدلله رب العٰلمين - الرحمٰن الرحيم - مٰلك يوم الدين - إياك نعبد و إياك نستعين -

اهدنا الصراط المستقيم - صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين-

گزشتہ سال کے آخری خطبہ جمعہ میں صفت مومن کا مضمون جاری تھا اور پھر بعض دیگر وجوہات کی بنا پر رازق اور رزّاق کا مضمون شروع ہو گیا۔ آج کے خطبہ میں بھی مومن ہی کے مضمون کا اعادہ کیا جارہا ہے۔

سورۃ النساء آیت نمبر ۸۴: ﴿وَاِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِالْخَوْفِ اَذَاعُوْا بِهٖ. وَلَوْ رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَاِلٰٓى اُوْلِى الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ.وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَاتَّبَعْتُمُ الشَّيْطٰنَ اِلَّا قَلِيْلًا﴾۔ اور جب بھی ان کے پاس کوئی امن یا خوف کی بات آئے تو وہ اُسے مشتہر کر دیتے ہیں۔ اور اگر وہ اسے (پھیلانے کی بجائے) رسول کی طرف یا اپنے میں سے کسی صاحبِ امر کے سامنے پیش کر دیتے تو ان میں سے جو اُس سے استنباط کرتے وہ ضرور اُس (کی حقیقت) کو جان لیتے۔ اور اگر تم پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہ ہوتے تو تم چند ایک کے سوا ضرور شیطان کی پیروی کرنے لگتے۔

اس ضمن میں مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے حضرت محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل اپنے مؤمن بندے کو دنیا (کی حرص و ہوا) سے اس طرح بچاتا ہے جیسے تم میں کوئی اپنے مریض کو ایسے کھانے یا مشروب سے بچاتا ہے جس سے اس کی صحت کو خطرہ ہو۔ (مسند احمد بن حنبل۔ باقی مسند الانصار)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہو سکتا۔ یہاں تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند کرے جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ (بخاری۔ کتاب الایمان)

یہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی تفسیر میں سے ہے۔ ”اور جب آتی ہے کوئی بات ان کے پاس امن کی یا خوف کی اس کو پھیلا دیتے ہیں اور اچھا ہوتا اگر لے جاتے اس کو رسول کے پاس یا اپنے میں سے ان لوگوں کے پاس جو بات سے بات نکالتے ہیں اور اللہ کا فضل تم پر نہ ہوتا تو تم سب شیطان کے مطیع ہو جاتے۔ (حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۴۷)۔ ﴿اِلَّا قَلِيْلًا﴾ یہ محاورہ عرب ہے اس کے معنے ہوا کرتے ہیں سب کے سب یعنی جس قدر ہوں“۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ مزید فرماتے ہیں: ”وعدہ و وعید کی پیشگوئیاں قرآن میں ہیں عین مطابق واقع ہوئی ہیں۔ ﴿اِذَا جَآءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ﴾ قرآن اس طریق کو منع کرتا ہے کہ ہر ایک امن یا خوف کی بات کو سوائے عظیم الشان انسان کے کسی اور تک پہنچایا جائے مسلمان جیسے معاشرت سے ناواقف ہیں ایسے ہی امن کی راہ سے“۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۴۷)

سورۃ الانعام ۸۳: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾۔ وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے اپنے ایمان کو کسی ظلم کے ذریعے مشکوک نہیں بنایا یہی وہ لوگ ہیں جنہیں امن نصیب ہوگا اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

مومن بمعنی امن دینے والا اور امن پانے والا دونوں معنے ہیں مومن کے۔

حضرت ابو بُردہؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کی۔ پھر ہم نے کہا چلو ہم بیٹھے رہیں تاکہ نماز عشاء بھی آپؐ کے ساتھ ادا کریں۔ چنانچہ ہم بیٹھے رہے۔ پھر رسول اللہ نکل کر ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تم ابھی تک یہیں ہو۔ ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آپؐ کے ساتھ مغرب ادا کی تھی۔ پھر ہم نے کہا چلو ہم بیٹھے رہیں تاکہ نماز عشاء بھی آپ کے ساتھ ادا کریں۔ آپؐ نے فرمایا: آپ لوگوں نے بہت اچھا اور درست کیا ہے۔ پھر آپؐ نے اپنا سر مبارک آسمان کی طرف اٹھایا، اور آپؐ اپنا سر مبارک آسمان کی طرف بکثرت اٹھایا کرتے تھے۔ پھر آپؐ نے فرمایا: ستارے، آسمان کے لئے امن کا موجب ہیں۔ پھر جب ستارے ختم ہو جائیں گے تو آسمان پر وہ آفت آئے گی جس سے اس کو ڈرایا جاتا ہے۔ اور مَیں اپنے صحابہ کے لئے امن کا موجب ہوں۔ پھر جب مَیں چلا جاؤں گا تو میرے صحابہ پر وہ مصیبت آئے گی جس سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے۔ اور میرے صحابہ میری امّت کے لئے امن کا موجب ہیں اور جب میرے صحابہ چلے جائیں گے تو میری امّت پر وہ مصائب آئیں گے جن سے اُنہیں ڈرایا جاتا ہے۔

(مسلم۔ کتاب فضائل الصحابہ)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے طیب کھایا اور سنت کے اندر اندر عمل کیا اور لوگ اس کے شر سے امن میں رہے، وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ اس پر ایک شخص نے کہا: یارسول اللہ! اس قسم کے اشخاص تو آجکل کے لوگوں میں بہت پائے جاتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا: میرے بعد بھی چند صدیوں تک ایسے لوگ پائے جائیں گے۔

(ترمذی۔ کتاب صفۃالقیامۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ جب سے مَیں نے ہوش سنبھالی، مَیں نے اپنے والدین کو مسلمان ہی پایا۔ کوئی دن ایسا نہیں گزرتا تھا جس میں حضورؐ صبح یا شام ہمارے گھر نہ آتے ہوں۔ جب مسلمانوں کا ابتلاء بڑھ گیا اور کفار نے مظالم کی حد کر دی تو حضرت ابو بکرؓ بھی حبشہ کی طرف ہجرت کی نیت سے گھر سے نکل کھڑے ہوئے۔ جب آپؓ بَرْكُ الْغِمَاد کے مقام پر پہنچے تو آپؓ کو ابنِ دَغِنہ ملا، جو قارہ قبیلے کا سردار تھا۔ اُس نے کہا: اے ابو بکر! آپ کہاں جاتے ہیں؟ ابو بکرؓ نے کہا: مجھے میری قوم نے نکال دیا ہے۔ ابنِ دَغِنہ نے کہا: اے ابو بکر! تیرے جیسے کو نہ شہر سے نکلنا چاہئے، نہ نکالا جانا چاہئے، تُو مٹی ہوئی نیکیوں کو کماتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے، مہمانوں کی مہمان نوازی کرتا ہے، قوم کی سچی ضرورتوں میں مدد کرنے پر آمادہ رہتا ہے، مَیں تجھے امان دیتا ہوں، اپنے شہر واپس چلو اور اللہ کی عبادت کرو (آپ کو کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا)۔ چنانچہ ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ واپس آگئے۔ ابن دغنہ بھی آپؓ کے ساتھ آیا۔ شام کے وقت اُس نے قریش کے معزز لوگوں سے کہا: ابو بکر جیسے (نافع الناس) شخص کو نہ نکلنا چاہئے اور نہ نکالنا چاہئے۔ کیا تم ایسے شخص کو نکالتے ہو جو مٹی ہوئی نیکیوں کو زندہ کرتا ہے، صلہ رحمی کرتا ہے، گرے پڑوں کو اٹھاتا ہے (یعنی بے سہاروں کا سہارا

ہے)اور مہمانوں کی میزبانی کرتا ہے اور قوم کی حقیقی ضرورتوں میں مدد کے لئے آمادہ رہتا ہے۔ قریش نے ابن دغنہ کی ان باتوں کو نہ جھٹلایا اور اُس کی طرف سے دی گئی امان کو قبول کر لیا۔ البتہ یہ کہا کہ ابوبکر کو کہیں کہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کریں، وہاں ہی نماز پڑھیں اور قرآن کریم کی تلاوت کریں، لوگوں کے سامنے ایسا کر کے ہمیں تکلیف نہ دیں کیونکہ ہمیں ڈر ہے کہ ہماری عورتیں اور بچے متأثر ہوں گے اور فتنہ میں پڑیں گے۔

چنانچہ ابنِ دَغِنہ نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس جا کر یہ باتیں کہہ دیں۔ ان شرائط کی پابندی کرتے ہوئے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے گھر میں ہی اللہ کی عبادت کرتے اور لوگوں کے سامنے نماز نہ پڑھتے، نہ تلاوت کرتے۔ پھر کچھ عرصے کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خیال آیا تو انہوں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک مسجد بنالی اور اس میں نماز پڑھنے اور تلاوت کرنے لگے۔ اس وجہ سے مشرکین کی عورتوں اور بچوں کا آپؓ کے پاس ہجوم ہونے لگا۔ اس بات سے قریش کے سردار گھبرا گئے اور انہوں نے ابنِ دَغِنہ کو کہا کہ آپ اسے منع کریں، اگر وہ اپنے ربّ کی عبادت کو اپنے گھر کے اندر تک محدود رکھنا مان لیں تو ٹھیک، ورنہ اُنہیں کہیں کہ وہ آپ کی امان آپ کو واپس لوٹادیں کیونکہ ہمیں یہ پسند نہیں کہ ہم آپ کی طرف سے دی ہوئی امان کی بے حرمتی کریں۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ابنِ دَغِنہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا اور کہا: آپ کو علم ہے کہ میں نے کن شرائط پر آپ کو امان دی تھی، یا تو آپ اُن پر قائم رہئے یا پھر میری امان واپس کر دیجئے کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ عرب یہ سنیں کہ میری دی ہوئی امان کی بے حرمتی کی گئی ہے۔ اس پر حضرت ابوبکرؓ نے کہا: میں آپ کی امان آپ کو واپس کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کی امان پر راضی اور خوش ہوں۔ (بخاری۔ باب هجرة النبیﷺ الی المدینة)

حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے صحیح بخاری میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی ہجرتِ مدینہ کا تفصیل سے جو ذکر فرمایا ہے اس میں ابنِ شہاب کے حوالے سے ایک روایت یہ بھی ملتی ہے کہ سراقہ کے بھتیجے عبدالرحمٰن بن مالک نے اپنے باپ اور اُس نے اپنے بھائی سراقہ سے سُن کر ابنِ شہاب کو یہ بتایا کہ قریش نے آنحضرت ﷺ اور حضرت ابوبکرؓ کو مارنے والے یا زندہ پکڑ کر لانے والے کے لئے سو سو اونٹ کی دیت مقرر کی۔ ایک دن سراقہ اپنی قوم کے لوگوں میں بیٹھا ہوا تھا کہ ایک شخص آیا اور اس نے کہا: اے سراقہ! میں نے ابھی سمندری ساحل کے قریب کچھ لوگ چلتے ہوئے دیکھے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ وہ محمد اور اُن کے ساتھی ہیں۔ سراقہ کا بیان ہے کہ میں سمجھ گیا کہ یہ وہی ہیں لیکن اُس آدمی کو ٹالنے کے لئے میں نے کہا: نہیں، یہ وہ نہیں ہو سکتے، تم نے فلاں فلاں کو دیکھا ہوگا جو ابھی ہمارے سامنے سے گزر کر گئے ہیں......۔

سراقہ کا بیان ہے کہ کچھ دیر تو میں اس مجلس میں بیٹھا رہا اور پھر میں چپکے سے وہاں سے اُٹھا اور آپؐ کے تعاقب میں چل پڑا۔ جب میں آنحضرت ﷺ کے قافلہ کے قریب پہنچا تو میری گھوڑی پھسلی اور میں اس سے آگے جا گرا۔ میں جلدی سے اٹھا، اپنی ترکش کی طرف اپنا ہاتھ بڑھایا اور اس سے فال کا تیر نکال کر یہ فال لیا کہ آیا میں ان لوگوں کو نقصان پہنچا سکوں گا یا نہیں۔ لیکن تیر وہ نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ بہر حال میں گھوڑی پر پھر سوار ہو گیا اور تیر کی بات نہ مانی۔ گھوڑی نے مجھے قافلہ کے اتنا قریب کر دیا کہ مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی تلاوتِ قرآن کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ حضورؐ تو مُڑ کر نہ دیکھتے تھے لیکن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار مُڑ کر میری طرف دیکھتے جاتے تھے۔ اسی اثناء میں میری گھوڑی کے دونوں اگلے پاؤں زمین میں گھٹنوں تک دھنس گئے۔ میں اس سے تیزی سے اُتر آیا، اسے بہت جھڑکا۔ وہ اُٹھی اور اپنے پاؤں نکالنے کی کوشش کی۔ جب وہ سیدھی کھڑی ہو گئی تو اُس کے پاؤں زمین سے نکلنے کی وجہ سے ایسا غبار آسمان کی طرف اُٹھا جیسے دھواں اُٹھتا ہے۔ اس وقت میں نے پھر تیروں سے فال لیا لیکن وہی تیر نکلا جسے میں پسند نہیں کرتا تھا۔ اس پر میں نے گھبرا کر آنحضرت ﷺ کے قافلہ کو آواز دی اور پُرامن رہنے کا وعدہ کیا۔ اس پر وہ ٹھہر گئے۔ گھوڑی پر سوار ہو کر میں قافلے کے قریب پہنچا۔ جو کچھ میرے ساتھ پیش آیا، اُس سے مجھے یقین ہو گیا کہ آنحضرت ﷺ ضرور غالب اور کامیاب ہوں گے۔ چنانچہ میں نے آپؐ کو مکہ کے حالات بتائے اور درخواست کی کہ مجھے امن کی ایک تحریر لکھ دیجئے۔ حضورؐ نے عامر بن فہیرہ کو ارشاد فرمایا۔ اُس نے چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مجھے تحریر لکھ دی۔ پھر حضورؐ آگے چل پڑے۔

(بخاری۔ باب هجرة النبیﷺ الی المدینة)

تو صرف حضرت ابوبکر ہی ساتھ نہیں تھے، غار میں صرف حضرت ابوبکر ساتھ تھے مگر کچھ دوسرے صحابہ بھی تھے جو بعد میں ساتھ شامل ہو گئے تھے۔ پس ان میں ایک کاتب بھی تھا جس سے پتہ چلتا ہے، یہ خیال کہ صرف حضرت ابوبکرؓ اور حضرت رسول اللہ ﷺ ہی مدینہ تک پہنچے ہیں یہ درست نہیں، بہت سے دیگر صحابہ بھی ساتھ شامل ہو گئے تھے۔

حضرت امام بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے صحیح بخاری باب علامات النبوة فی الاسلام میں ہجرت مدینہ کے واقعات بیان کرتے ہوئے ذکر فرمایا ہے کہ سراقہ بن مالک نے ہمارا پیچھا کیا۔ میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسولؐ! ہم تو پکڑے گئے۔ آپؐ نے فرمایا: لَاتَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا یعنی غم نہ کر، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ چنانچہ حضورؐ نے سراقہ کے شر سے بچنے کی دعا کی جس کی برکت سے اُس کا گھوڑا پیٹ تک زمین میں دھنس گیا۔ سراقہ نے بلند آواز سے کہا کہ مجھے یقین ہے کہ آپ نے مجھے بددعا دی ہے۔ میرے لئے دعا کریں، اب میں آپ کو کچھ نہیں کہوں گا بلکہ آپ کے پیچھے جو آپ کی تلاش میں نکلے ہوئے ہیں اُن کو واپس کرنے کی بھی ذمہ داری لیتا ہوں۔ چنانچہ حضور علیہ السلام نے دعا کی اور اُس کی مصیبت جاتی رہی۔ واپسی میں سراقہ جس سے بھی ملتے، اُس سے کہتے کہ ادھر کچھ نہیں ہے، یونہی فضول جاؤ گے۔ اور اس طرح اسے واپس کر دیتے۔ غرض اس نے جو عہد کیا تھا، اُسے پورا کر دیا۔

(بخاری۔ باب علامات النبوة فی الاسلام)

ایک حدیث ہے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے غار کے اندر عرض کی اگر ان لوگوں میں سے کسی نے قدموں کی طرف جھک کر دیکھا تو ضرور ہمیں بھی دیکھ لے گا۔ اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے ابوبکر! تیرا ان دو کے بارہ میں کیا خیال ہے جن کے ساتھ تیسرا اللہ تعالیٰ ہے۔ (بخاری کتاب المناقب)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "جب انسان کی سرشت میں محبت الٰہی اور موافقت باللہ بخوبی داخل ہو گئی یہاں تک کہ خدا اس کے کان ہو گیا جن سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھیں ہو گیا جن سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو گیا جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو گیا جس سے وہ چلتا ہے تو پھر کوئی ظلم اس میں باقی نہ رہا اور ہر یک خطرہ سے امن میں آگیا۔ اسی درجہ کی طرف اشارہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾۔ (براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد ۱ صفحہ ۵۲۸-۵۲۹ بقیہ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"بعض وقت انسان موجودہ حالت امن پر بھی بے خطر ہو جاتا ہے اور سمجھ لیتا ہے کہ امن میں زندگی گزارتا ہوں مگر یہ غلطی ہے۔ کیونکہ یہ تو معلوم نہیں ہے کہ سابقہ زندگی میں کیا ہوا ہے اور کیا کیا بے اعتدالیاں اور کمزوریاں ہو چکی ہیں۔ اس واسطے مومن کے لئے بہت ضروری ہے کہ وہ کبھی بے خوف نہ ہو اور ہر وقت توبہ اور استغفار کرتا رہے کیونکہ استغفار سے انسان گزشتہ بدیوں کے برے نتائج سے بھی خدا کے فضل سے بچ رہتا ہے۔ یہ سچی بات ہے کہ توبہ اور استغفار سے گناہ بخشے جاتے ہیں اور خدا تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے"۔ (الحکم جلد ۸ نمبر ۸ مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۰۴ء صفحہ ۵)

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام مزید فرماتے ہیں:

"خدا تعالیٰ نے اگرچہ جماعت کو وعدہ دیا ہے کہ وہ اسے اس بلاء (یعنی طاعون) سے محفوظ رکھے گا مگر اس میں بھی ایک شرط لگی ہوئی ہے کہ ﴿لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کہ جو لوگ اپنے ایمانوں کو ظلم سے نہ ملا دیں گے وہ امن میں رہیں گے۔...... ﴿لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ میں شرک سے یہ

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission
Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years
Free management Service
Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF
Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

مراد نہیں کہ ہندوؤں کی طرح پتھروں کے بتوں یااور مخلوقات کو سجدہ کیا بلکہ جو شخص ماسوی اللہ کی طرف مائل ہے اور اس پر بھروسہ کرتاہے حتیٰ کہ دل میں جو منصوبے اور چالاکیاں رکھتاہے ان پر بھروسہ کرتاہے تووہ بھی شرک ہے"۔

(البدر جلد ۲نمبر ۴۳ مورخہ ۱۶/نومبر ۱۹۰۳ء صفحہ ۳۳۳)

پھر حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃوالسلام مزید فرماتے ہیں:

"ماننا پڑتاہے کہ بعض مومنوں کو بھی طاعون ہو سکتاہے مگر یاد رہے وہی مومن جو کامل نہیں۔اسی لئے میرے الہام میں ہے کہ وہ طاعون سے محفوظ رہیں گے جو ﴿لَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ﴾ کے مصداق ہیں یعنی اپنے ایمان کے نور میں کسی قسم کی تاریکی شامل نہیں کرتے اور یہ مقام سوائے کاملین کے کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔چھ ہجری میں جب طاعون پڑاہے تو کوئی مسلمان نہیں مرا"۔آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں چھ ہجری میں بھی طاعون پڑا تھا۔"چھ ہجری میں جب طاعون پڑا ہے تو کوئی مسلمان نہیں مرا لیکن جب حضرت عمر کے عہد میں طاعون پڑا تو کئی صحابی بھی شہید ہوئے وجہ یہ کہ کامل مومن ہی ایسی باتوں سے محفوظ رہتے ہیں"۔

(بدر جلد۶ نمبر ۱۷ مورخہ ۱۴/اپریل ۱۹۰۷ء صفحہ ۷)

پھر آیت ہے:﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاسًا يَّغْشٰى طَآئِفَةً مِّنْكُمْ وَطَآئِفَةٌ قَدْ اَهَمَّتْهُمْ اَنْفُسُهُمْ يَظُنُّوْنَ بِاللّٰهِ غَيْرَالْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ .يَقُوْلُوْنَ هَلْ لَّنَا مِنَ الْاَمْرِ مِنْ شَيْءٍ. قُلْ اِنَّ الْاَمْرَ كُلَّهٗ لِلّٰهِ .يُخْفُوْنَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ مَّا لَا يُبْدُوْنَ لَكَ . يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا. قُلْ لَّوْ كُنْتُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِيْنَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ اِلٰى مَضَاجِعِهِمْ . وَلِيَبْتَلِيَ اللّٰهُ مَا فِيْ صُدُوْرِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِيْ قُلُوْبِكُمْ. وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ﴾۔(آل عمران :۱۵۵)

پھر اُس نے تم پر غم کے بعد تسکین بخشنے کی خاطر اونگھ اتاری جو تم میں سے ایک گروہ کو ڈھانپ رہی تھی۔جبکہ ایک وہ گروہ تھا کہ جنہیں ان کی جانوں نے فکر مند کر رکھا تھا وہ اللہ کے بارہ میں جاہلیت کے گمانوں کی طرح ناحق گمان کر رہے تھے۔وہ کہہ رہے تھے کیا اہم فیصلوں میں ہمارا بھی کوئی عمل دخل ہے؟تُو کہہ دے کہ یقیناً فیصلے کا اختیار کلیتہً اللہ ہی کو ہے۔وہ اپنے دلوں میں وہ باتیں چھپاتے ہیں جو تجھ پر ظاہر نہیں کرتے۔وہ کہتے ہیں اگر ہمیں ذرا بھی فیصلے کا اختیار ہوتا توہم کبھی یہاں (اس طرح) قتل نہ کئے جاتے۔کہہ دے اگر تم اپنے گھروں میں بھی ہوتے تو تم میں سے وہ جن کا قتل ہونا مقدر ہو چکا ہوتا، ضرور اپنے (پچھاڑ کھا کر) گرنے کی جگہوں کی طرف نکل کھڑے ہوتے۔اور (یہ اس لئے ہے) تاکہ اللہ اسے کھنگالے جو تمہارے سینوں میں (پوشیدہ) ہے۔اور تاکہ اسے خوب نتھار دے جو تمہارے دلوں میں ہے۔اور اللہ سینوں کی باتوں کو خوب جانتاہے۔

ترمذی کتاب التفسیر۔حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ اُحد کے دن مَیں نے اپنا سر اٹھایا تو کیا دیکھتا ہوں کہ اُن (یعنی مسلمانوں) میں سے ہر ایک اپنی ڈھال کے نیچے اونگھ کی وجہ سے گویا جھوم رہا تھا۔اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایاہے:﴿ثُمَّ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنْ بَعْدِ الْغَمِّ اَمَنَةً نُّعَاساً ﴾۔(ترمذی۔ کتاب تفسیرالقرآن)

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ مَیں اُن لوگوں میں سے تھا جن پر اُحد کے دن اُونگھ چھاگئی تھی یہاں تک کہ میری تلوار بار بار میرے ہاتھ سے گر پڑتی تھی۔وہ گر پڑتی تھی، مَیں اٹھالیتا تھا۔وہ پھر گر پڑتی تھی، مَیں پھر اُٹھالیتا تھا۔(بخاری۔ کتاب تفسیر القرآن)

مومن کا ایک معنی ہے وعدے پورے کرنے والا۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ اَوْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلٰى كُلِّ شَرْفٍ مِنَ الْاَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيْرَاتٍ ثُمَّ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَعَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اٰئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ سَاجِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ . صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ وَنَصَرَعَبْدَهٗ وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ۔(بخاری کتاب الحج)۔حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کسی غزوہ یا حج یا عمرہ سے واپس تشریف لاتے تو ہر اونچی جگہ پر پہنچ کر تین بار اللہ اکبر کہتے ہوئے فرماتے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، بادشاہت اسی کے لئے ہے وہی سب تعریفوں کا مستحق ہے اور وہ ہر چاہی ہوئی چیز پر قادر ہے۔ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے،اس کے حضور توبہ کرنے والے،اس کی عبادت کرنے والے،اس کو سجدہ کرنے والے،اس کی حمد کرنے والے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا فرمایا اور اپنے بندے کی نصرت فرمائی،اسی نے اکیلے ہی سب گروہوں کو شکست دی۔

مسند احمد بن حنبل میں یہ حدیث ہے۔حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ بدر کے گڑھے کے کنارے کھڑے ہوئے (اس گڑھے کے اندر کفار مکہ کی لاشیں پڑی تھیں) اور (انہیں مخاطب کرکے) فرمایا: کیا تم نے وہ بات سچ پائی جس کا اللہ تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا۔پھر آپؐ نے فرمایا: یقیناً یہ میری اس بات کو جو مَیں اِن سے کہہ رہا ہوں، سُن رہے ہیں۔

اس واقعہ کا ذکر جب حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے سامنے ہوا تو آپؓ نے فرمایا کہ ابن عمرؓ کو یقیناً سمجھنے میں غلطی لگی ہے۔حضرت رسول اللہ ﷺ نے یہ فرمایا تھا: یقیناً اِن (مُردوں) کو اب معلوم ہو گیا ہے کہ مَیں جو اُن سے کہا کرتا تھا، وہی حق ہے۔

(مسند احمد بن حنبل ، باقی مسند المکثرین)

سنن النسائی میں یہ روایت ہے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ کی راہ میں نکلے اور اُس کے نکلنے کا باعث صرف اُس کی راہ میں جہاد کرنا اور اللہ پر ایمان لانا اور اُس کے رسولوں کی تصدیق کرنا ہو تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے یہ ضمانت دیتا ہے کہ وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔یا پھر اُسے ثواب اور غنیمت کے ساتھ اُسے اُس کے گھر واپس لوٹادے گا جہاں سے وہ نکلا تھا۔(سنن النسائی۔ کتاب الایمان)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"جنگوں میں بھی اور عام طور پر بھی دیکھا گیا ہے کہ بیٹھے بیٹھے دل کو غیر معلوم وجہ سے خوشی یا غم پہنچ جاتا ہے۔اس کے بعد کسی دن یا تو خوشی کی خبر آتی ہے یا غم کی۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ روح کو آئندہ واقعات سے ایک تعلق ہے۔اسی قانون کے ماتحت فوجی آدمی کو نیند آجائے تو یہ اس بات کی فال سمجھی جاتی ہے کہ ضرور ہماری فتح ہو گی۔گویا اس طرز پر رُوح کو اللہ تعالیٰ ایک باریک علم عطا کرتا ہے۔اسی واقعہ کا ذکر کرتا ہے اِذْ يُغَشِّيْكُمُ النُّعَاسَ اَمَنَةً مِّنْهُ وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً پانی پر کفار کا تسلّط تھا۔اس پانی کی تکلیف کے رفع کو بطور احسان فرمایا۔"

(ضمیمہ اخبار بدر قادیان۔ ۳۰/ستمبر ۱۹۰۹ء)

﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً كَانَتْ اٰمِنَةً مُّطْمَئِنَّةً يَّاْتِيْهَا رِزْقُهَا رَغَدًا مِّنْ كُلِّ مَكَانٍ فَكَفَرَتْ بِاَنْعُمِ اللّٰهِ فَاَذَاقَهَا اللّٰهُ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ بِمَا كَانُوْا يَصْنَعُوْنَ﴾(النحل:۱۱۳)

اور اللہ ایک ایسی بستی کی مثال بیان کرتا ہے جو بڑی پُرامن اور مطمئن تھی۔اس کے پاس ہر طرف سے اس کا رزق بافراغت آتا تھا پھر اُس (کے مکینوں) نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اللہ نے اُنہیں بھوک اور خوف کا لباس پہنادیا ان کاموں کی وجہ سے جو وہ کیا کرتے تھے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ﴿ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا قَرْيَةً﴾ خود مکہ ہی سمجھ لو جس میں ہر طرح امن و اطمینان تھا۔چنانچہ عورت جب اپنے خاوند سے کچھ پاتی تو کہتی "زَوْجِيْ كَلَيْلِ تِهَامَةَ لَا مَخَافَةَ وَلَا سَامَةَ وَلَا حَرَّ وَلَا قَرَّ" یعنی میرا خاوند تہامہ کی رات کی طرح پُرسکون ہے۔نہ خوف نہ تنگی۔نہ گرمی کی شدت نہ سردی کی۔ "مِنْ كُلِّ مَكَانٍ ادھر شام ادھر افریقہ تک سے تجارت کرتے پھر بیپاری لوگ آتے تو وہ روپیہ لاتے، حکومت کا معاوضہ الگ ملتا۔ فَكَفَرَتْ ایک جگہ فرمایا ﴿بَدَّلُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ كُفْرًا وَّاَحَلُّوْا قَوْمَهُمْ دَارَالْبَوَارِ﴾ یہ آیت اس کی تفصیل فرماتی ہے۔ لِبَاسَ الْجُوْعِ وَالْخَوْفِ، مشرکین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو بھی وہ دکھ دئے تھے تو ایک توان کو بھوکا رکھا۔چنانچہ وہ غلہ خرید لیتے قبل اس کے کہ پھر شعب بن ابی ہاشم تک پہنچے۔اس کی سزا میں ایسا شدید قحط پڑا کہ ہڈیاں اور چمڑے تک کھانے پڑے۔خوف مشرکین کی طرف سے یہاں تک پہنچایا

fozman foods

BUYING GROUP FOR GROCERS & C.T.N. SHOPS

2 SANDY HILL ROAD, ILFORD, ESSEX

TEL: 020 - 8553 3611

یا کہ رسول کریم ﷺ کو بھی وہ شہر چھوڑ کر جانا پڑا جس کی عقوبت میں ان پر جنگ کی سزا وارد ہوئی"۔

(حقائق الفرقان جلد ۲ صفحہ ۵۱۴۔۵۱۵)

اب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات بیان کرتا ہوں۔

یہ ۱۸۸۳ء کا الہام ہے۔ سَلَامٌ عَلَيْكَ يَآ اِبْرَاهِيْمُ ۔اِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِيْنٌ اَمِيْنٌ. ذُوْ عَقْلٍ مَّتِيْنٍ. حِبُّ اللّٰهِ خَلِيْلُ اللّٰهِ اَسَدُاللّٰهِ وَ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ. مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى. اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ. اَلَمْ نَجْعَلْ لَّكَ سُهُوْلَةً فِيْ كُلِّ اَمْرٍ. بَيْتُ الْفِكْرِ وَ بَيْتُ الذِّكْرِ. وَ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔

تیرے پر سلام ہے اے ابراہیم! تُو آج ہمارے نزدیک صاحبِ مرتبہ اور امانت دار اور قوی العقل ہے۔ اور دوست خدا ہے۔ خلیل اللہ ہے۔ اسد اللہ ہے اور محمد (ﷺ) پر درود بھیج۔ یعنی یہ اسی نبی کریم کی متابعت کا نتیجہ ہے۔

اور بقیہ ترجمہ یہ ہے کہ خدا نے تجھ کو ترک نہیں کیا اور نہ وہ تجھ پر ناراض ہے۔ کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولا؟ کیا ہم نے ہر ایک بات میں تیرے لئے آسانی نہیں کی؟ کہ تجھ کو بیت الفکر اور بیت الذکر عطا کیا۔ اور جو شخص بیت الذکر میں باخلاص و قصد تعبّد و صحت نیت و حسن ایمان داخل ہوگا، وہ سوء خاتمہ سے امن میں آجائے گا۔ بیت الفکر سے مراد اس جگہ وہ چوبارہ ہے جس میں یہ عاجز کتاب کی تالیف کے لئے مشغول رہا ہے اور رہتا ہے اور بیت الذکر سے مراد وہ مسجد ہے کہ جو اُس چوبارہ کے پہلو میں بنائی گئی ہے۔ یعنی مسجد مبارک"۔

(براہین احمدیہ۔ حصہ چہارم۔ صفحہ ۵۵۷ تا ۵۵۹۔ حاشیہ در حاشیہ نمبر ۴)

منن الرحمٰن میں صفحہ ۲۰ پر یہ الہام درج ہے۔ "اَوْحٰی اِلَیَّ اَنَّ الدِّیْنَ هُوَ الْاِسْلَامُ وَ اَنَّ الرَّسُوْلَ هُوَ الْمُصْطَفَى السَّيِّدُ الْاِمَامُ. رَسُوْلٌ اُمِّيٌّ اَمِيْنٌ. فَكَمَآ اَنَّ رَبَّنَآ اَحَدٌ يَّسْتَحِقُّ الْعِبَادَةَ وَحْدَهٗ فَكَذٰلِكَ رَسُوْلُنَا الْمُطَاعُ وَاحِدٌ لَّا نَبِيَّ بَعْدَهٗ وَلَا شَرِيْكَ مَعَهٗ وَ اَنَّهٗ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ.

(خدا تعالیٰ نے) مجھے الہام کیا کہ دین اللہ اسلام ہی ہے۔ اور سچا رسول مصطفیٰ ﷺ سردار امام ہے جو رسول اُمّی امین ہے۔ پس جیسا کہ عبادت صرف خدا کے لئے مسلّم ہے اور وہ واحد لاشریک ہے اسی طرح ہمارا رسول اس بات میں واحد ہے کہ اس کی پیروی کی جاوے اور اس بات میں واحد ہے کہ وہ خاتم الانبیاء ہے۔" (منن الرحمن۔ صفحہ ۲۰)

پھر ۱۹۰۰ء کا ایک الہام ہے: "فَادْخُلُوا الْجَنَّةَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ. سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا اٰمِنِيْنَ. خدا تیرے سب کام درست کردے گا اور تیری ساری مرادیں تجھے دے گا۔"

ترجمہ عربی: اور خدا کے فضل سے تُو بہشت میں داخل ہوگا۔ سلامتی کے ساتھ پاکیزگی کے ساتھ امن کے ساتھ بہشت میں داخل ہوگا۔ (تذکرہ صفحہ ۳۵۹ مطبوعہ ۱۹۶۹ء ربوہ)

۱۹۰۲ء عیسوی کا الہام ہے: "ایک اردو الہام بھی تھا۔ مگر وہ بہت لمبا تھا، یاد نہیں رہا"۔ یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر ہے۔ "اس کا خلاصہ اور مغز یاد رہا ہے کہ ایمان کے ساتھ نجات ہے۔ (الحکم۔ جلد اوّل۔ نمبر ۱۔ بتاریخ ۳۱/ اکتوبر ۱۹۰۲ء۔ صفحہ ۱۰)

❁❁❁❁..........❁❁❁❁..........❁❁❁❁

مجلس خدام الاحمدیہ سامو Samo (آئیوری کوسٹ) کا

دوروزہ سالانہ اجتماع

(رپورٹ: وسیم احمد ظفر ثانی۔مبلغ آئیوری کوسٹ)

مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے آئیوری کوسٹ میں خدا کے فضل سے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیشِ نظر امیر صاحب آئیوری کوسٹ مکرم عبدالرشید صاحب انور کی زیرِ نگرانی ایک تربیتی پروگرام کا آغاز کیا ہے تاکہ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والی سعید روحوں خاص طور پر خدام کی تربیت کا اہتمام کیا جاسکے۔ اس پروگرام کے تحت مختلف جگہوں پر خدام واطفال کے اجتماعات منعقد کئے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے ایک گاؤں سامو Samo (جو کہ آبی جان سے ۸۶ کلو میٹر کے فاصلہ پر ہے) میں دو روزہ سالانہ اجتماع کے کامیاب انعقاد کی توفیق پائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ یہ اجتماع مورخہ ۱۵، ۱۶/ ستمبر ۲۰۰۱ء کو منعقد ہوا۔ یہ اجتماع سالانہ مرکزی اجتماع کی تیاری کا حصہ ہے

پہلا دن ۱۵ ستمبر ۲۰۰۱ء

اجتماع کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کا "جولا" زبان میں ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد قائد خدام الاحمدیہ سامو (Samo) نے استقبالیہ پیش کیا۔ جس میں انہوں نے مہمانوں کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا۔ بعد میں مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ آئیوری کوسٹ نے "اسلامی طرزِ زندگی" کے موضوع پر خطاب کیا۔

اجتماع کی جگہ کو سادگی سے سجایا گیا۔ سادگی سے سجائی گئی اس جگہ پر اس وقت ایک خاص روحانی ماحول پیدا ہوا جب مکرم قاسم تورے صاحب ریجنل مشنری بسّم (Bassam) نے کلامِ محمود سے نظم "ہے دست قبلہ نما لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه" پڑھی تو ساری فضا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کے ورد سے گونج اٹھی ہمارے لوکل مشنری مکرم قاسم تورے صاحب نے یہ نظم اردو میں بڑی اچھی طرز سے پڑھی جو انہوں نے خاص طور پر ایسے اجتماعات کے لئے یاد کی ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ایک نظم عربی میں پڑھی جو کہ انہوں نے خود لکھی ہے " جَآءَ الْمَسِيْحُ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ" اس کے علاوہ لوکل زبان "جولا" میں بہت اچھی اچھی نظمیں پڑھیں۔ حاضرین اجتماع ساتھ ساتھ ان نظموں کو دہراتے تھے اور یہ منظر بہت پُرکیف تھا۔

علمی وورزشی مقابلہ جات

اس اجتماع میں بچوں کے درمیان اذان، تلاوت قرآن کریم اور عام دینی معلومات کے مقابلہ جات بھی کروائے گئے اور بہترین کارکردگی پر انعامات بھی دیئے گئے۔

بچوں کے ورزشی مقابلہ جات میں بچوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مختلف مقابلہ جات میں بہترین کارکردگی پر انہیں انعامات دیئے گئے۔

ہدیۂ تشکر

اس اجتماع کو کامیاب بنانے کے لئے مکرم امام صاحب اور اس گاؤں کے چیف صاحب نے بڑا تعاون فرمایا۔ مکرم صدر صاحب مجلس نے خاص طور پر ان دو احباب کا شکریہ ادا کیا۔ ظہر کی نماز کے بعد شرکاء اجتماع کو کھانا دیا گیا۔

ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ

کھانے کے بعد خاکسار وسیم احمد ظفر نے ہومیوپیتھی میڈیکل کیمپ لگایا جس میں ایک لوکل ڈاکٹر صاحب کے تعاون سے ۱۰۰ احباب کا معائنہ کر کے ان کو ہومیوپیتھی ادویہ دی گئیں جس کے بہت اچھے اثرات خدا کے فضل سے سامنے آرہے ہیں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

نماز عصر کے بعد مجلس خدام الاحمدیہ سامو (Samo) اور خدام الاحمدیہ آبی جان اور بسم Bassam کی ٹیموں کے درمیان فٹ بال کا دوستانہ میچ ہوا جو تین گول سے برابر رہا۔

تبلیغی نشست

نماز مغرب وعشا کے بعد ایک تبلیغی نشست کا اہتمام کیا گیا جس سے ہمارے لوکل معلم مکرم Sylla Abdoulaye نے "اسلامی جہاد" کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس تبلیغی نشست میں احباب وخواتین کی ایک بہت بڑی تعداد شامل ہوئی یہ نشست رات ڈیڑھ بجے تک جاری رہی۔

حاضری

اس اجتماع میں مجموعی طور پر تین صد افراد شامل ہوئے۔ اس میں ایک ۷ رکنی وفد خدام الاحمدیہ آبی جان کا بھی شامل تھا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعا ہے کہ اس اجتماع کو مثمر بثمرات حسنہ بنائے اور نومبائعین کو ثباتِ قدم عطا فرمائے آمین۔

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اللھم انا نجعلك فی نحورھم ونعوذبك من شرورھم۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے انسٹی ٹیوٹ سے تعلیم حاصل کرنے والے ۹۰٪ تک سٹوڈنٹس کو ۳۵ تا ۵۰ ہزار Euro سالانہ اور رہائش کے علاوہ بہت سی دیگر سہولتوں کی مستقل ملازمت میسر آئی ہے۔

ہم خود اپنے سٹوڈنٹس کو ملازمت دلواتے ہیں۔

بڑی کمپنیاں خود ہم سے ڈیمانڈ کرتی ہیں۔ جو احباب یکمشت ادائیگی نہیں کرسکتے انہیں ہم قسطوں میں ادائیگی کی سہولت دیتے ہیں تا زیادہ سے زیادہ احباب اچھے اور باعزت روزگار پر لگ سکیں۔

نئے کورسوں کے داخلے جاری ہیں۔ جرمنی کے علاوہ دیگر ملکوں کے احباب بھی فائدہ اٹھائیں۔

ہوسٹل کی سہولت موجود ہے۔

Microsoft Certified Professional IT Training Centre

Ehrharstr.4 30455 Hannover Germany

E-mail: Khalid@t-online.de

Tel :0049+511+404375 Fax: 0049-511-4818735

Internet: WWW.Professional-ittraining center.info

کینیا (Kenya) (مشرقی افریقہ) کے طول و عرض میں داعیان الی اللہ اور نومبایعین واحباب جماعت کے لئے

متعدّد تعلیمی تربیتی کلاسز کا انعقاد

رپورٹ:محمد افضل ظفر۔ مبلغ سلسلہ)

کینیا کا شمار ان خوش نصیب ممالک میں ہوتا ہے جہاں بفضل خدا احمدیت یعنی حقیقی اسلام کو دن دونی اور رات چوگنی ترقی عطا ہو رہی ہے۔ امسال بھی اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے کینیا جماعت کو لاکھوں بیعتوں کے حصول کی توفیق ملی۔ علاوہ ازیں جماعت کینیا کو دوران سال درجنوں مساجد کی تعمیر اور نئے مراکز تبلیغ کے قیام کی توفیق بھی عطا ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک

بلا شبہ لاکھوں کی تعداد میں آنے والے نومبایعین کی جن میں اکثریت نومسلموں کی ہے، تعلیم وتربیت انتہائی اہم اور محنت طلب کام ہے۔ اس لئے مرکزی ہدایت کے مطابق مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ امیر و مبلغ انچارج جماعت احمدیہ کینیا نے تمام مرکزی مبلغین و معلمین علاقہ جات کو یہ ہدایت کی کہ وہ اگست تا اکتوبر تین ماہ میں خصوصی طور پر تعلیمی وتربیتی امور پر توجہ مرکوز کریں اور زیادہ سے زیادہ تربیتی کلاسیں منعقد کرکے نومبایعین اور دیگر احمدیوں کو اسلامی تعلیمات وعقائد وعبادات سے آگاہ کریں۔ نیز داعیان الی اللہ کو تبلیغی جہاد کے لئے تیار کریں۔

چنانچہ اس ہدایت کے پیش نظر تمام ریجنز میں تربیتی کلاسز کے انعقاد کا پروگرام بنایا گیا۔ جس کے مطابق سب سے پہلے مرکزی سطح پر ہیڈ کوارٹر نیروبی میں اس ملک کے مغربی و مشرقی دو صوبوں سے ۱۸ منتخب داعیان الی اللہ کی تربیتی کلاس ۱۷ راگست تا ۳۱ راگست منعقد کی گئی۔ مکرم امیر صاحب نے ۱۷ راگست کو اس کلاس کا افتتاح فرمایا اور داعیان الی اللہ اور دیگر شرکاء کو ان کی تبلیغی و تربیتی ذمہ داریوں سے آگاہ کیا۔ آپ نے اس بات پر زور دیا کہ تبلیغ اور تربیت دونوں لازم و ملزوم ہیں اس لئے ایک مبلغ کو مربی بھی ہونا چاہئے لہذا داعیان الی اللہ کو تبلیغی اور تربیتی دونوں امور سے بخوبی آگاہ ہونا چاہئے۔

پروگرام کے مطابق کلاس کا آغاز ہر روز نماز تہجد سے ہوتا اور کھانے اور آرام کے مختصر وقفوں کے ساتھ یہ کلاس نماز عشاء تک جاری رہتی۔ کلاس ہذا میں مقررہ نصاب کے علاوہ مختلف موضوعات پر لیکچرز بھی ہوتے جن کے بعد سوال وجواب کے ذریعہ متعلقہ موضوع پر مزید معلومات فراہم کی جاتیں ۔ علاوہ ازیں طلباء کو مختلف موضوعات پر نوٹس بھی لکھوائے گئے۔ کلاس کا اختتام ۳۱ راگست کو مکرم عبدالنان قریشی صاحب، قائم مقام امیر کینیا کے الوداعی خطاب پر ہوا۔ اس کلاس میں تعلیم و تدریس کے فرائض مکرم مولانا محمد یٰسین ربانی صاحب (سابق مبلغ کینیا حال امیر و مشنری انچارج یوگنڈا)، مکرم بشارت احمد طاہر صاحب مبلغ کینیا اور خاکسار محمد افضل ظفر نے ادا کئے۔

اس کے علاوہ شیانڈا (ویسٹرن ریجن) میں مکرم مقصود احمد منیب صاحب مبلغ سلسلہ نے بھی مرکزی طور پر ایک کلاس کا انعقاد کیا جس میں اپنے حلقہ سے ۱۷ منتخب داعیان الی اللہ کو بلا کر دو ہفتہ تک تعلیم وتربیت کا فریضہ ادا کیا۔ اس کلاس میں ان کی معاونت دو مقامی معلمین نے کی ۔ کلاس کے اختتام پر طلباء کا تحریری امتحان لیا گیا اور پوزیشن لینے والے طلباء کو انعامات دئے گئے۔

اس حلقہ میں ماہ ستمبر اور اکتوبر میں بھی تربیتی کلاسوں کا اہتمام کیا جاتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے مختلف مقامات پر ۱۴ کلاسیں منعقد کی گئیں جنہیں مرکزی مبلغین اور مقامی معلمین نے ہزاروں افراد جماعت کو جن میں اکثریت نومبایعین کی تھی کو بنیادی اسلامی عقائد ، عبادات اور فقہی مسائل کے علاوہ اختلافی مسائل سے بھی آگاہ کیا گیا۔

نکورو (Nakuru) ایریا میں انچارج مبلغ مکرم مولانا محمد طفیل گھمن صاحب نے بھی اپنے حلقہ سے دس منتخب طلباء کی دس روزہ کلاس کا اہتمام کیا جس میں طلباء کو عقائد اسلام، عبادات اور تبلیغی امور سے متعلق تعلیم دی گئی۔ زبانی تدریس کے علاوہ طلباء کو نوٹس بھی لکھوائے گئے۔ اس مرکزی کلاس کے علاوہ اس علاقہ میں متعین تمام معلمین نے بھی اپنے اپنے سنٹرز میں تربیتی کلاسیں منعقد کرکے نومبایعین اور پرانے احمدیوں کی تعلیم وتربیت کا فریضہ انجام دیا۔

ٹاویٹا (Taveta) ریجن میں دو مقامات پر تربیتی کلاسیں جاری کی گئیں اور شرکاء کو جن میں اکثریت نومبایعین کی تھی نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دیگر اسلامی عبادات وعقائد سے متعلق پڑھایا گیا۔ علاوہ ازیں تبلیغی نقطہ نظر سے بھی مختلف مسائل سے متعلق تعلیم دی گئی اور نوٹس بھی لکھوائے گئے۔

مریاکانی اور ممباسہ ریجنز میں بھی تمام سنٹروں میں تربیتی کلاسوں کا انعقاد کیا گیا اور نومبایعین کو نماز وغیرہ سکھانے کے علاوہ قرآن کریم اور یسر ناالقرآن بھی پڑھایا گیا۔ مچاکوس ایریا اور مڑانگا ریجن میں بھی تمام معلمین نے مرکزی ہدایت کے مطابق اپنے اپنے سنٹروں میں احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے کلاسوں کا اجراء کیا اور نماز، روزہ وغیرہ مسائل سے آگاہ کرنے کے علاوہ قرآن کریم پڑھانے کا بھی اہتمام کیا گیا۔

ممباسہ (کوسٹ ریجن) میں احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے تین مختلف مقامات پر تربیتی کلاسیں منعقد کی گئیں۔ جن میں مکرم فیض احمد زاہد صاحب مبلغ سلسلہ کے علاوہ مقامی معلمین نے تدریسی فرائض سرانجام دئے۔

☆...... پہلی کلاس ۶۔۷ راکتوبر کو زومبو جماعت میں ہوئی جس میں اردگرد کی چار جماعتوں زومبو، کنلوگو، سٹوینی اور وسگالارینی سے ایک سو بیس افراد نے شرکت کی ۔ اس کلاس میں نماز ،روزہ اور دیگر اسلامی عبادات واحکامات سکھائے گئے۔

☆...... دوسری کلاس فروانی جماعت میں لگائی گئی۔ یہ بالکل نئی جماعت ہے۔ ۱۳، ۱۴ راکتوبر کو منعقد ہونے والی اس دو روزہ کلاس میں اسّی افراد نے شرکت کی۔ جن کا تعلق منگائیفو اور صیبوگا جماعتوں سے تھا۔ یہ تینوں نئی قائم شدہ جماعتیں ہیں۔ اس لئے تمام شرکاء کلاس نومبایعین تھے جن کی اکثریت کئی کئی میل پیدل چل کر اس کلاس میں شامل ہوئی۔ الحمد للہ اس علاقہ میں اللہ کے فضل سے احمدیت بہت تیزی سے پھیل رہی ہے اور نئی نئی جماعتیں قائم ہو رہی ہیں۔ لوگ نہایت ذوق وشوق سے جماعتی پروگراموں میں حصہ لیتے ہیں۔

☆...... اس علاقہ میں تیسری تربیتی کلاس ۲۷، ۲۸ راکتوبر کو بمقام مسولو منعقد ہوئی۔ جس میں پچھتّر افراد شامل ہوئے جن کی اکثریت نومبایعین سے تھی۔ اور مازمالوے اور ملیفیکتی جماعتوں کے ممبران تھے ۔ ان تینوں کلاسوں میں شرکاء کو اسلامی عقائد وعبادات سے متعلق تعلیم دی گئی۔

کسوموں (Kisumu) نیانزا ریجن میں مکرم خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ نے اپنے ریجن سے منتخب داعیان الی اللہ کی ایک کلاس کسوموں مشن ہاؤس میں منعقد کی۔ اس مرکزی کلاس کے علاوہ پوری ریجن میں نیز ان کی نگرانی میں مابیرا ریجن میں بھی تمام معلمین نے اپنے اپنے سنٹروں میں احباب جماعت کی تعلیم وتربیت کے لئے تربیتی کلاسیں منعقد کیں۔

ایلڈوریٹ ریجن میں مکرم جمیل احمد صاحب انچارج مبلغ کی زیر نگرانی تمام مراکز میں تربیتی کلاسز منعقد ہوئیں جن میں خاص طور پر نومبایعین کو اسلامی عقائد و عبادات وغیرہ سے متعلق تعلیم دی گئی۔

الحمد للہ کینیا کے طول وعرض میں مبلغین، معلمین اور داعیان الی اللہ دن رات تبلیغی و تربیتی سرگرمیوں میں مصروف ہیں اور احمدیت کا نور اس ملک میں بہت تیزی سے پھیل رہا ہے۔ ایک مربوط اور مستحکم نظام کے تحت تبلیغ اور تربیت کا کام ساتھ ساتھ جاری ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل وکرم سے وہ دن قریب نظر آرہے ہیں جب اس ملک کی بھاری اکثریت مشرف بہ احمدیت ہو کر حقیقی اسلام میں داخل ہو گی۔

تمام قارئین سے ان مساعی کے عنداللہ مقبول وماجور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

الفضل خود بھی پڑھئے اور اپنے زیر تبلیغ دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے۔ یہ بھی دعوت الی اللہ کا ایک مفید ذریعہ ہے۔ (مینجر)

ایشین سٹور چوہدری۔ گروس گیراؤ۔ بٹل بورن

پردیس میں اپنے دیس جیسا سماں۔ بچوں کی شادیوں کے لئے نایاب تحفے

پاکستانی میجسٹک پریشر کوکر۔ ۵ لیٹر، ۷ لیٹر، ۹ لیٹر، ۱۱ لیٹر

روٹی کے لئے ہاٹ پاٹ تھری ان ون	22.99 Euro
نان سٹک توے، بجلی اور گیس کے چولہوں کے لئے	7.99
سیخ برائے کباب	1.50
روٹی رکھنے کے لئے پاکستانی چھابی	1.99
پلاسٹک کے ڈنر سیٹ (۳۶ پیس)	29.99
پلاسٹک کے ڈنر سیٹ (۶۴ پیس)	44.99

اس کے علاوہ گروسری کا سامان مثلاً آٹا، چاول، مصالحہ جات، گوشت (تازہ حلال)، مرغی، بڑے اور چھوٹے پائے، مچھلی، شیزان اور احمد کی مصنوعات، آم کا جوس، جام، اچار، شربت، سکوائش

ہر وقت سستے داموں موجود ہے

مارچ کے وسط میں شان کے مصالحہ جات اور ہمدرد لیبارٹری پاکستان کا اصلی روح افزا بھی دستیاب ہوگا۔

تشریف لاکر رقم اور وقت دونوں بچائیں

آپ کا منتظر: چوہدری احسان

Choudry Asian Store

Darmstadter Str 68

64572 Buttle Born, Germany

بقیہ:اسلام کا پیش کردہ
رَبُّ الْعٰلَمِیْن خدا از صفحہ نمبر ۴

عرصہ بعد ہمارا سورج اور نظام شمسی وجود میں آئے۔ ہمارے سورج کی عمر کوئی پانچ ارب سال ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھیں A brief history of time by Stephen Hawking, 1998)

ہمارے خون میں جو لوہا (Iron) ہے، ہماری ہڈیوں میں جو کیلشیم (Calcium) ہے، ہمارے Tissues میں جو کاربن اور نائٹروجن ہیں، جو آکسیجن ہم سانس میں لیتے ہیں یہ سب کسی قدیم ستارے کے بطن میں Nuclear Reaction کے ذریعہ تیار ہوئے تھے۔ بعد میں اس گیس کا حصہ بنے جس سے ہمارا نظام شمسی بنا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جو فرمایا ہے ﴿وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرَاتٍ بِاَمْرِهٖ﴾ کہ تاروں کو اس نے اپنے حکم سے مسخر کیا۔ موجودہ سائنس اس کی تفصیل بتا رہی ہے۔
(تفصیل کے لئے دیکھیں Asrtrophysical Concepts by Martin Harwit, John Wiley & Sons.USA 1973)

﴿ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ﴾ کی تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتاب چشمہ معرفت میں بیان فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک تشبیہی اور دوسری تنزیہی۔ تشبیہی صفت میں مخلوق کو اللہ تعالیٰ سے مشابہت ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ہم بھی محبت کرتے ہیں۔ تنزیہی صفت میں اللہ تعالیٰ کو مخلوق سے کوئی مشابہت نہیں۔ عرش اللہ تعالیٰ کی تنزیہی صفت کا مظہر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ اس آیت سے مطلب یہ ہے کہ خدا نے اپنی تشبیہی صفات کا اظہار فرما کر پھر اس مقام کی طرف توجہ کی جو بے مثل و مانند ہونے کا مقام ہے جس کو زبان شرع میں عرش کہتے ہیں جو تمام عالموں سے برتر اور وہم و خیال سے بلند تر ہے۔ اور عرش کوئی مخلوق چیز نہیں ہے بلکہ محض وراء الوراء مقام کا نام عرش ہے جس سے مخلوق کو کوئی اشتراک نہیں"۔
(چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۷۶)

اس وقت سائنس کو اس مسئلہ سے بہت دلچسپی ہے کہ کائنات میں زندگی کہاں پائی جاتی ہے۔ ایک مشہور ہیئت دان Carl Sagan لکھتے ہیں:

"مجھے تو ایسا لگتا ہے کہ کائنات زندگی سے بھری ہوئی ہے لیکن ہم انسانوں کو اب تک اس کا علم نہیں ہے۔ ہماری تحقیقات کا تو اب صرف آغاز ہوا ہے۔
(Cosmos by Carl Sagan, Futura Macdonald & Co. London 1983 p:22)

اپریل ۱۹۹۰ء سے Hubble Telescope (ہبل دوربین) زمین کے باہر چکر لگا رہی ہے اور نئے نئے مشاہدات آرہے ہیں۔ اب تک پچاس سے زیادہ ایسے سیارے دریافت ہو چکے ہیں جو اپنے تاروں کے گرد گھوم رہے ہیں۔ لیکن جاندار مخلوق کا اب تک کسی بھی جگہ پتہ نہیں لگا ہے۔

یہ بات نہایت ہی ایمان افروز ہے کہ قرآن مجید میں آسمانی اجرام میں زندگی کے پائے جانے کا ذکر ملتا ہے۔ سورۃ الشوریٰ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَمِنْ اٰيٰتِهٖ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَثَّ فِيْهِمَا مِنْ دَآبَّةٍ. وَهُوَ عَلٰى جَمْعِهِمْ اِذَا يَشَآءُ قَدِيْرٌ﴾ (الشوریٰ ۳۰)۔ اور اسکے نشانات میں سے آسمانوں اور زمین کی پیدائش ہے اور جو اس نے ان دونوں میں چلنے پھرنے والے جاندار پھیلا دیئے اور وہ انہیں اکٹھا کرنے پر خوب قادر ہے جب وہ چاہے گا۔

ہمارے پیارے امام حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنی بصیرت افروز کتاب Revelation, Rationality, Knowledge & Truth (Islam International Publications Ltd U.K.1998) میں قرآن مجید کی اس آیت کی روشنی میں اس موضوع کو بیان فرمایا ہے۔

اس وقت دو اہم سوال ہیں۔ ایک یہ کہ کیا آسمانی اجرام میں لوگ پائے جاتے ہیں اور دوسرے یہ کہ اگر پائے جاتے ہیں تو کیا اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے بھی ہدایت کا انتظام فرمایا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان دونوں سوالوں کا جواب اپنی کتاب اسلامی اصول کی فلاسفی میں دیا ہے جو ۱۸۹۶ء میں لکھی گئی تھی اور مذاہب عالم کی کانفرنس میں پڑھی گئی تھی۔ اب تک اس کے ترجمے کئی زبانوں میں شائع ہو چکے ہیں۔ سورۃ الحشر کی آخری آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"فرمایا ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى﴾ یعنی وہ ایسا خدا ہے کہ جسموں کا بھی پیدا کرنے والا اور روحوں کا بھی پیدا کرنے والا ہے، رحم میں تصویر کھینچنے والا ہے۔ تمام نیک نام جہاں تک خیال میں آسکیں سب اسی کے نام ہیں۔ اور پھر فرمایا:

﴿يُسَبِّحُ لَهُ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾ یعنی آسمان کے لوگ بھی اس کے نام کو پاکی سے یاد کرتے ہیں اور زمین کے لوگ بھی۔

اس آیت میں اشارہ فرمایا کہ آسمانی اجرام میں آبادی ہے اور وہ لوگ بھی پابند خدا کی ہدایتوں کے ہیں۔ (اسلامی اصول کی فلاسفی، روحانی خزائن جلد ۱۰ صفحہ ۳۷۵)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب کشتی نوح میں فرماتے ہیں:

"ہمارے خدائے عزّوجل نے سورۃ فاتحہ میں نہ آسمان کا نام لیا نہ زمین کا نام اور یہ کہہ کر حقیقت سے ہمیں خبر دے دی کہ وہ رب العلمین ہے یعنی جہاں تک کسی قسم کی مخلوق کا وجود موجود ہے خواہ اجسام خواہ ارواح ان سب کا پیدا کرنے والا خدا ہے جو ہر وقت ان کی پرورش کرتا ہے۔ اور ان کے مناسب حال ان کا انتظام کر رہا ہے اور تمام عالموں پر ہر وقت ہر دم اس کا سلسلہ ربوبیت اور رحمانیت اور رحیمیت اور جزاء و سزا کا جاری ہے"۔
(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد ۱۹ صفحہ ۴۱، ۴۲)

۱۹۰۸ء میں پروفیسر ریگ جو انگلستان کے رہنے والے تھے اور علم ہیئت کے ماہر تھے ہندوستان تشریف لائے۔ حضرت مفتی محمد صادق صاحب رضی اللہ عنہ نے ان کی ملاقات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرانے کا انتظام کیا۔ ۱۲/مئی کو ملاقات ہوئی۔ پروفیسر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بعض سوالات کئے جن کے جواب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دئے۔ ایک سوال یہ تھا کہ یہ امر میری سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ زمین جس سے ہمارا تعلق ہے اس کے سوا اور ہزاروں کروڑوں سلسلے خدا نے پیدا کئے ہیں تو خدا تعالیٰ کی قدرت اور انعامات کو کیوں اس زمین تک محدود کیا جاتا ہے؟

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جواب دیا:

"ہمارا یہ عقیدہ نہیں ہے۔ ہم یہ نہیں کہتے کہ اس آسمان اور زمین کے سوا اور کوئی سلسلہ ہی نہیں بلکہ ہمارا خدا کہتا ہے کہ وہ رب العلمین ہے۔ یعنی کہ وہ کل جہانوں کا رب ہے اور کہ جہاں جہاں کوئی آبادی ہے وہاں وہاں ہی اس نے رسول بھیجے ہیں۔ عدم علم سے عدم شئی لازم نہیں آتی۔ جس خدا نے اس چھوٹی سی زمین کے واسطے اتنا وسیع سامان پیدا کیا اس نے کیوں دوسری تمام آبادیوں کے واسطے سامان نہ پیدا کئے ہونگے؟۔ وہ سب کا یکساں ربّ ہے اور سب کی ضرورتوں سے واقف"۔
(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۳۵۶)

گزشتہ صدی بلکہ گزشتہ دس سال میں علم کہاں سے کہاں پہنچ گیا ہے۔ نہ معلوم اگلے دس سال میں اور اگلی صدی میں علم کہاں پہنچ جائے گا۔ جوں جوں علم ترقی کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ ہم اللہ تعالیٰ کی صفت رب العالمین کے نئے نئے جلوے دیکھتے چلے جائیں گے۔

سورۃ الجاثیہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ فِى السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ﴾۔
(الجاثیہ: ۳۷، ۳۸)

پس اللہ ہی کی سب تعریف ہے جو آسمانوں کا ربّ ہے اور زمین کا ربّ ہے۔ (یعنی وہی) جو تمام جہانوں کا رب ہے اور اس کی ہر بڑائی آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی اور وہی کامل غلبہ والا (اور) حکمت والا ہے۔

واٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

کیری (Kiri) کانگو، کنشاسا، میں
پندرہ روزہ تربیتی کلاس برائے نومبائعین کا
با برکت انعقاد

(رپورٹ: طاہر منیر بھٹی۔ مبلغ سلسلہ کانگو کنشاسا)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ کانگو کنشاسا (Congo-Kinshasa) کو کیری (Kiri) کے علاقے میں پہلی تربیتی کلاس برائے نومبائعین منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اس کلاس کے انعقاد کی اطلاع پہلے سے صدران جماعت کو بذریعہ خطوط کر دی گئی تھی۔

یہ کلاس ۲۶/اکتوبر ۲۰۰۱ء کو شروع ہوئی اور ۱۰/نومبر ۲۰۰۱ء تک جاری رہی۔ جس میں جماعت احمدیہ کیری کے کل ۲۳ احباب نے شرکت کی۔ جن میں ۱۳ امام الصلوٰۃ اور ۱۰ دیگر احباب شامل ہوئے۔

کیری کے علاقے میں خدا کے فضل سے جماعت دور دور تک پھیلی ہوئی ہے۔ ٹریفک کی سہولت نہ ہونے کی وجہ سے بعض مخلصین اس کلاس میں شمولیت کے لئے تین دن کا پیدل سفر طے کر کے مقررہ تاریخ کو مقامِ کلاس کیری پہنچے۔

کلاس کا آغاز خطبہ جمعہ سے ہوا۔ جس میں خاکسار (طاہر منیر بھٹی) نے قرآن وحدیث کی روشنی میں علم کی اہمیت پر خطبہ دیا اور نماز جمعہ کے بعد ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں تربیتی کلاس کی غرض وغایت بیان کی گئی۔

ان ایام میں روزانہ نماز فجر کے بعد درس قرآن کریم دیا جاتا رہا۔ جس کے بعد ۹ بجے تک ناشتے اور تیاری کے لئے وقفہ ہوتا تھا اور ۹ بجے کلاس شروع ہو جاتی تھی۔

اس کلاس میں نومبائعین کو قرآن کریم، احادیث، نماز سادہ و باترجمہ، اہم فقہی مسائل اور اختلافی مسائل کے علاوہ بعض اہم تربیتی امور سکھائے گئے۔ جس کے بعد روزانہ سوالات کا بھی موقعہ دیا جاتا تھا۔ نماز مغرب کے بعد حضرت مسیح موعودؑ کی کتاب "کشتی نوح" کا درس ہوتا رہا۔

کلاس کے اختتام پر طلباء کا ایک مختصر علمی جائزہ بھی لیا گیا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلاس کے تمام شرکاء نے اس سے بھرپور استفادہ کیا اور وہ اس عزم اور ولولہ کے ساتھ واپس لوٹے کہ جو اچھی باتیں انہوں نے یہاں سے سیکھی ہیں وہ واپس اپنے اپنے علاقہ میں جاکر ان کا فیض عام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کے بابرکت اور شیریں ثمرات عطا فرمائے۔ آمین۔

مجلس انصاراللہ امریکہ کی
نویں مجلس شوریٰ اور بیسویں سالانہ اجتماع کا
کامیاب وبابرکت انعقاد

(سید ساجد احمد۔ قائد اشاعت مجلس انصار اللہ امریکہ)

مجلس انصاراللہ امریکہ کی نویں مجلس شوریٰ ۱۹/اکتوبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ (Silver Spring) میری لینڈ (Maryland) میں منعقد ہوئی۔ نمائندگان ملک کے ہر حصے سے بذریعہ کار، وین، ہوائی جہاز تشریف لائے۔ مجلس شوریٰ کا انعقاد بعد نماز جمعہ ہوا اور اس کی کارروائی رات گئے تک جاری رہی۔ مکرم ناصر محمود صاحب ملک، صدر مجلس انصاراللہ امریکہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں انصار کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا۔ مکرم ڈاکٹر وجیہ باجوہ صاحب قائد عمومی مجلس انصاراللہ امریکہ نے سال گزشتہ کی شوریٰ کی تجاویز پر عمل در آمد کی رپورٹ پیش کی۔ مجالس کی طرف سے بھیجی گئی تجاویز اور ان میں سے شوریٰ میں غور کے لئے چنی گئی تجاویز پیش کیں۔ مکرم شیخ عبدالواحد صاحب قائد مال نے آئندہ سال کے لئے بجٹ پیش کیا۔ چار سب کمیٹیاں بنائی گئیں جنہوں نے تجاویز پر غور کر کے اپنی رپورٹیں پیش کیں۔

سب کمیٹی رپورٹوں پر نمائندگان نے اپنی آراء پیش کیں۔ اس سال کی مجلس شوریٰ کا آخری اور اہم حصہ صدر مجلس کا انتخاب تھا جو مکرم مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ امریکہ کی صدارت میں ہوا۔ نمائندگان شوریٰ کی سفارشات حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش کی جائیں گی۔

سالانہ اجتماع

مجلس انصاراللہ امریکہ کا ۲۰واں سالانہ اجتماع مسجد بیت الرحمٰن سلور سپرنگ میری لینڈ میں منعقد ہوا۔ کئی سو انصار ملک کے دور ونزدیک سے اس اجتماع میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔ افتتاحی اجلاس بعد نماز جمعہ منعقد ہوا۔ مکرم ناصر محمود ملک صاحب نے حاضرین کو خوش آمدید کہا۔ اجتماع کی روحانی اہمیت اور احیائے ایمان میں اس کے کردار کو اجاگر کیا۔ مولانا سید شمشاد احمد صاحب ناصر، مبلغ سلسلہ نے اپنے افتتاحی خطاب میں اسلامی تعلیمات کی روشنی میں انصار کی ذمہ داریوں کی وضاحت فرمائی۔ آپ نے حضرت مصلح موعودؓ کے ایک عہد کو سب حاضرین کے ساتھ اردو میں دہرایا جس میں اراکین سے اسلام کی خدمت میں مالی و جانی قربانی کا وعدہ لیا گیا ہے۔ اور اس کا انگریزی مفہوم پیش فرمایا۔ آپ نے انصار کو شادیوں کے ان کے آغاز میں ناکام ہو کر طلاق پر منتج ہونے کے مسئلہ کا بھی ذکر فرمایا اور اس مسئلہ کے حل کے بارہ میں نصائح فرمائیں۔

دوران اجتماع متعدد علمی مقابلے منعقد ہوئے جن میں تلاوت کلام پاک، درس حدیث شریف، تیار شدہ تقاریر، فی البدیہہ تقاریر، مشاہدہ ومعائنہ، پیغام رسانی، اردو نظم اردو خواں انصار کے لئے اور انگریزی خواں انصار کے لئے انگریزی نظم، ایک بہت دلچسپ مقابلہ معلومات عامہ کا انصار کی ٹیموں کے درمیان ہوا۔

صحت جسمانی سے متعلقہ مقابلوں میں مختلف فاصلوں کی دوڑیں، تیز چلنے، رسہ کشی، بنی پکڑنے، والی بال وغیرہ شامل تھے۔ جن کا اختتام بہت ہی دلچسپ مقابلے سے ہوا۔ جو میوزیکل چیئرز کا تھا۔ انصار کی انتہائی ظرف طبع کا موجب ہوا۔

بعدہ مکرم شمشاد احمد صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے نکاح فارم کا تعارف کروایا اور اس کے پر کرنے میں جو غلطیاں کی جاتی ہیں انہیں انصار کے سامنے لائے۔

دوران اجتماع انصار نے اپنا وقت ذکر الٰہی، پروگراموں میں شمولیت اور ایک دوسرے سے مل کر برادرانہ اخوت کے تعلقات مضبوط کرنے میں گزارا۔ ہر دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا اور سب نمازیں باجماعت ادا کی جاتی رہیں۔

مسجد بیت الرحمٰن کے لنگر خانہ کے منتظمین نے تینوں روز بڑی محنت اور محبت سے خورونوش کا نہایت اعلیٰ انتظام کیا۔ ناشتہ، ظہرانہ اور عشائیہ کے علاوہ مختلف اوقات پر چائے، بیکری اور ٹھنڈے پانی کی اشیاء بھی مہیا کی گئیں۔ مشرقی اور مغربی دونوں طرز کے کھانے اور پھل مہیا کئے گئے۔

بذریعہ ہوائی جہاز آنے والوں کو ائرپورٹ سے لانے اور واپس لے جانے کا بھی عمدہ انتظام تھا۔ دوران قیام مقامی احباب نے اپنے گھر دور دراز سے آنے والے مہمانوں کی رہائش کے لئے پیش کئے۔ شوریٰ اور اجتماع کے تینوں روز موسم خوشگوار رہا۔ دن کو زیادہ گرمی نہیں ہوئی۔ رات کو کچھ خنکی ہو جاتی مگر مطلع صاف رہا۔ اسی طرح شوریٰ اور اجتماع بہت ہی خوشگوار حالات میں منعقد ہوئے۔

اختتامی اجلاس مکرم ناصر محمود ملک صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ امریکہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ آپ نے جن امور کا ذکر کیا ان میں سے چند ایک یہاں درج کئے جاتے ہیں:

گزشتہ سال رجسٹرڈ حاضرین کی تعداد ۱۸۴ کے مقابلہ میں امسال ۲۵۱ تھی۔ جبکہ کل حاضرین کی تعداد کا اندازہ ۳۵۰ کا ہے۔ عہدیداروں کے لئے تربیتی کلاس کا انعقاد کیا گیا تاکہ انہیں سالانہ پروگرام بخوبی متعارف کرایا جاسکے۔ تجنید کا ریکارڈ درست کرنے کی طرف خصوصی توجہ دی گئی اور تقریباً آدھے اندراجات درست کئے گئے۔ تبلیغی اور تربیتی کلاسیں منعقد کی جاتی رہیں۔

مکرم امیر صاحب کی ہدایت کی تکمیل میں امریکی انصار کی کارروائیوں اور مطبوعات کا تذکرہ امریکہ سے باہر کے احمدی اخبارات ورسائل میں ہوا۔ آمدنی کا بجٹ دو لاکھ ڈالر کے قریب پہنچ گیا ہے۔ امریکہ میں انصار ہال کی تعمیر کے لئے تین لاکھ چالیس ہزار ڈالر کے وعدے لئے جاچکے ہیں۔ پانچ علاقائی اجتماع اور آٹھ مقامی اجتماع، نیشنل اجتماع کے علاوہ منعقد ہوئے۔ سپینش زبان میں بیعت فارم، ایک عزیز کے نام خط مصنفہ سر محمد ظفراللہ خان صاحبؓ مرحوم کا انگریزی ترجمہ، شرائط بیعت انگریزی میں، مجلس انصاراللہ امریکہ کی امسال کی تازہ مطبوعات ہیں۔ شعبہ ترسیل نے ۲۲۳۶ کتب Mail کیں۔ مجلس نے ایم ٹی اے کی ۶ اڈشنز اور رسیورز آدھی قیمت پر مستحقین میں تقسیم کئے۔ شعبہ صحت جسمانی نے سات ہومیوپیتھی Kits مجالس میں تقسیم کے لئے تیار کیں۔ شعبہ خدمت خلق، ایثار کے زیرانتظام امریکہ کے ایک شہر ملواکی میں غرباء کو کھانے مہیا کرنے کے لئے ایک مرکز قائم کیا۔ الیگزانڈر ڈوئی کے قائم کردہ شہر زائن (صیحون) میں Taste of Culture تقریب اور مسجد احمدیہ میں Open House کے انتظام میں انصار نے مدد دی۔ سال گزشتہ مجالس سے آنے والی رپورٹوں کی تعداد دگنی ہوئی۔

مکرم منیر حمید صاحب نائب امیر اور مکرم مسعود احمد صاحب ملک جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ نے انعامات تقسیم کئے۔ ناسازیٔ طبع کے باعث مکرم ایم ایم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ امریکہ اجتماع میں تشریف نہ لاسکے۔ مکرم مسعود احمد ملک صاحب جنرل سیکرٹری جماعت امریکہ نے اختتامی خطاب سے نواز۔ انہوں نے انصار کو نصیحت کی کہ وہ اپنی جماعتوں میں واپس جاکر وہاں سے اجتماع میں نہ شامل ہونے والوں کو اجتماع کی برکات وفیوض سے آگاہ کریں تاکہ آئندہ سال حاضری امسال سے بھی بڑھ جائے۔

آپ نے محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب کی عمدہ صفات کا ذکر کیا اور ان کے لئے دعا کی درخواست کی۔ انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی ہمیشہ سے تبلیغ کی طرف توجہ کا ذکر کیا اور اس سلسلہ میں انصار کو ان کی اہم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی اور یہ کہ موجودہ حالات نے جو قیمتی موقع تبلیغ کا پیدا کیا ہے اس سے کماحقہ فائدہ اٹھانا ہماری بنیادی ذمہ داری ہے۔ نیز انہوں نے بچوں کی تربیت اور اس کے ذرائع کا ذکر کیا اور مال اور وقت کی قربانی کی اہمیت واضح کی۔ مکرم منیر حمید صاحب نے اختتامی دعا کروائی۔

اجتماع و شوریٰ کے دوران تلاوت قرآن کریم، عہد دہرانے اور دعا کے ساتھ شروع ہوئے اور ختم ہوئے۔ حسب سابق اعلیٰ کارکردگی پر ملک بھر میں اول آنے والی مجلس ریسرچ ٹرائی اینگل کو علم انعامی دیا گیا۔ دوران اجتماع تبلیغی اور تربیتی ورکشاپس بھی منعقد ہوئیں۔ مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب اور مکرم مختار احمد صاحب چیمہ نے حاضرین کو اپنی قیمتی آراء سے مستفیض فرمایا۔

LOG ON TO
WWW.ALISLAM.ORG
WATCH
MTA LIVE 24/7
VISIT
ALISLAM
BOOKSTORE
ORDER
ROHHNI KHAZAIN CDs
AND MUCH MUCH
MORE.......

بقیہ :مسلمانانِ عالم کی حالتِ زار از صفحہ نمبر ۱۲

چکے ہیں۔ نتیجہ اس صورتحال کے تجزیہ سے یہی نکلتا ہے کہ مسلمانوں کی اکثریت ایمان پر قائم نہیں رہی ورنہ اللہ تعالیٰ ضرور ان کی مدد کرتا اور ان کی حفاظت فرماتا۔

کیا ایسے ہی دردناک زمانہ کے لئے رسول اللہ ﷺ کی پیشگوئی نہیں تھی کہ جب ایمان ثریا پر چلا جائے گا تو ایک رجل فارس اسے واپس لائے گا۔ سو بشارت ہو کہ وہ موعود امام ظاہر ہو چکا ہے اور اس کی جماعت خدا تعالیٰ کے وعدوں کی مصداق بنتے ہوئے، اسی کی نصرت وتائید اور اس کی حفاظت میں شاہراہ غلبۂ اسلام پر مسلسل آگے بڑھتی چلی جارہی ہے۔ مبارک وہ جو اس میں شامل ہو کر خدا کے فضلوں سے حصہ پاتے ہیں۔

بقیہ:رپورٹ اجتماع انصاراللہ غانا
از صفحہ نمبر۱۶

نماز فجر کے بعد مکرم مولوی عنایت اللہ زاہد صاحب نے "اسلام میں جنت اور دوزخ کا تصور" کے عنوان پر تقریر کی۔ آپ نے بتایا کہ اصل بات اچھے کردار کو اپنانا ہے۔ ایسے اعمال صالحہ بجالائیں کہ دیکھنے والے بے ساختہ کہہ اٹھیں کہ ہاں! یہ شخص تو بہشتی ہے اور آپ کو دعائیں دے۔ آپ نے اچھے اعمال کے ذریعہ جنت کے حصول کی طرف توجہ دلائی۔

جوانوں کے جوان۔ مجلس انصاراللہ اپرویسٹ ریجن، روٹ مارچ کرتے ہوئے

رُوٹ مارچ
(Rout March)

غانا میں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ایک اہم اور دلچسپ حصہ رُوٹ مارچ ہوتا ہے جس میں ہر ممبر شریک ہونے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ انصار کو اس میں شریک ہونے کے لئے کالے رنگ کی ٹوپی، سفید گاؤن (جو پاؤں تک ہو)، انصاراللہ کا رومال (گلے میں سلیقہ سے بندھا ہوا) اور کالے جوتے پہننے لازم ہیں۔

ہر ریجن اپنے انصار کو مختلف گروپوں میں ترتیب دیتے ہیں۔ یہ گروپس آگے تین تین چار چار لائنوں میں کھڑے ہوتے ہیں۔ پہلے گروپ کے انصار اپنے ہاتھ میں ایک بینر تھامتے ہیں جس پر ریجن کا نام لکھا ہوتا ہے۔ مختلف ریجنز کے یہ گروپس وقار کے ساتھ آہستہ آہستہ مارچ کرتے ہوئے شہر کی بڑی بڑی مخصوص سڑکوں سے گزرتے ہیں۔ ہر گروپ اپنا اپنا Song of Praise گاتا ہے۔ ان نغمات میں توحید باری تعالیٰ، حمد باری تعالیٰ اور درود شریف کا ذکر ہوتا ہے۔ تمام گروپ اپنے اپنے انداز اور طرز پر یہ نغمات گا رہے ہوتے ہیں۔

شہر میں دور دور تک پھیلے ہوئے یہ گروپس صاف شفاف اور اجلے سفید یونیفارم پہنے ہوئے انصار، زمینی وجود نہیں لگتے بلکہ کوئی آسمانی مخلوق لگتی ہے۔ ساری فضا ذکرالٰہی اور نعرہائے تکبیر سے معمور ہوتی ہے۔ یہ بڑا پرکیف نظارہ ہوتا ہے جو دیکھنے کے لائق ہے۔ آس پاس سے گزرنے والے رُک رُک کر اس مارچ کا نظارہ کرتے ہیں اور اسے تحسین کی نظروں سے دیکھتے ہیں۔

انصار کا یہ مارچ قریباً دو گھنٹے جاری رہا۔ مارچ میں شاندار کارکردگی کی بناپر سنٹرل ریجن نے اول پوزیشن حاصل کی۔

انصاراللہ غانا کے اجتماع کے موقع پر کھیلوں کے دوران رسہ کشی کا خوبصورت منظر

اختتامی تقریب

تین بجے بعد دوپہر اجتماع کی اختتامی تقریب کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم احمد الحسن صاحب نے کی اور اس کا ترجمہ بھی پیش کیا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالغفار صاحب نے "اسلام میں نظام وراثت" کے موضوع پر تقریر کی۔ تقریر کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب ہوئی جس میں علمی اور ورزشی مقابلہ جات میں امتیازی پوزیشن لینے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے گئے۔ مکرم مولانا عبدالوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا نے انصار میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس کے بعد آپ نے اختتامی خطاب فرمایا۔ آپ نے مارچ میں حصہ لینے والے انصار کے جوش و ولولہ کو سراہا۔ نیز آپ نے فرمایا کہ آپ نے واقعی ثابت کر دیا ہے کہ آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ کے بقول "جوانوں کے جوان" ہیں۔ آپ نے جس ہمت اور ولولے سے مارچ میں حصہ لیا ایسا ہرگز نہیں لگا کہ آپ بوڑھے ہیں بلکہ آپ نوجوانوں سے بھی بڑھ کر جوان لگ رہے تھے۔

آپ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا تھا کہ خدام اور نوجوان طبقہ کہہ سکتا ہے کہ ابھی بہت وقت ہے اپنی اصلاح بعد میں کرلیں گے لیکن انصار ایسا نہیں کہہ سکتے کیونکہ وہ تو عمر کے اس حصہ میں ہیں کہ ملک الموت سامنے کھڑا ہے۔ پس اپنی زندگیوں میں پاک تبدیلیاں پیدا کریں اور غیر ضروری عادتیں اور لایعنی اعمال ترک کردیں۔ اپنے اللہ سے کو لگائیں اور آخرت کے لئے بھرپور تیاری کریں۔

آخر پر آپ نے اجتماعی دعا کروائی جس کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ اس اجتماع میں ملک بھر سے آنے ۱۵۰۰ انصار نے شرکت کی۔

قارئین سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ ان تمام کارکنان کو جزائے خیر دے جنہوں نے اسے کامیاب کرنے کے لئے دن رات محنت کی نیز جملہ شرکاء کو اس کی برکات سے نوازے اور نیک اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

مسلمانانِ عالم کی حالت زار

جماعت اسلامی پاکستان کے ترجمان ہفت روزہ "ایشیا" لاہور مورخہ ۱۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء کے صفحہ ۳۸ پر شائع ہونے والا ایک اہم نوٹ:

"عالم اسلام میں ہر کلمہ گو شامل ہے چاہے اسکا ملک کچھ بھی ہو۔ اس کی خلقی استعداد اور پوشیدہ طاقت کا اندازہ کرنے کے لئے ذرا درج ذیل اعداد و شمار کو پیش نظر رکھیں:

مسلمان ممالک کی تعداد، ۵۴۔ دنیا کی آبادی (۱۹۹۶ء) ۵، ارب ۷۰ کروڑ۔ مسلمانوں کی آبادی (تقریباً) ایک ارب ۳۰ کروڑ۔ مسلمانوں کی آبادی (تقریباً) ۲۳ فیصد۔ مسلمان ممالک کے رقبہ کی نسبت ۱۷ فیصد۔ زرعی اور معدنی وسائل کی نسبت ۳۳ فیصد۔ عسکری افرادی طاقت ۷۰ لاکھ۔

(نوٹ: واضح رہے کہ چین، روس اور امریکہ کی مجموعی افرادی عسکری طاقت کا اندازہ ۱۳۷ لاکھ ہے)

درج بالا اعداد و شمار کا بدیہی تقاضہ تو یہی ہے کہ مسلمانوں کو بہت زیادہ طاقتور اور خوشحال ہونا چاہئے لیکن ہم کیا ہیں؟ اس کا اندازہ اس واقعہ سے لگایا جاسکتا ہے کہ **حرمین و شریفین کے تحفظ کے لئے بھی ہماری نظر اغیار کی طرف اٹھتی ہے۔** اور عالمی برادری میں ہماری حیثیت کیا ہے؟ اس کا ٹھیک ٹھیک جواب ہمارے سامنے یوں آتا ہے کہ **تقریباً ہر مسلمان ملک کسی نہ کسی طاقت کا دُم چھلہّ بنا ہوا ہے۔** یقیناً مسائل کی سنگینی کا اندازہ کسی نہ کسی حد تک اسی پہلو سے ہو جاتا ہے۔ لیکن حالات کی نزاکت میں مزید سنجیدگی پیدا ہو جاتی ہے جب قرآن کا یہ حصہ ہمارے سامنے آتا ہے:

☆......اور ہم پر یہ حق تھا کہ مومنوں کی مدد کریں (الروم: ۴۷)

☆......ہم پر یہ حق ہے کہ مومنین کو بچالیں (یونس۔ ۱۰۳)

☆......اور اللہ ایمان والوں کا ساتھی ہے (آل عمران۔ ۶۷)

☆...... کہیں پر 'اور اللہ مومنوں پر بڑی نظر عنایت رکھتا ہے'۔ (آل عمران۔ ۱۵۲)

☆......اور ایک جگہ یہاں تک کہہ دیا کہ 'اور اللہ مومنوں کے ساتھ ہے'۔ (انفال۔ ۱۹)

درجہ بالا آیات دو ٹوک انداز میں ہمیں یہ بتارہی ہیں کہ اللہ کا معاملہ مومنین کے ساتھ بہت ہی رحم و کرم کا ہے۔ اس لئے ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ کم وسائل سے بہتر نتائج نکلتے جیسے بدر اور دوسری جنگوں میں ہوچکا ہے مگر یہاں تو معاملہ ہی اور ہے۔ بہت کچھ ہوتے ہوئے بھی ذلیل اور بے وقار ہیں"۔

(ہفت روزہ "ایشیا" لاہور۔ ۱۰/ستمبر ۱۹۹۸ء صفحہ ۳۸)

............☆☆☆............☆☆☆............

خدائے قدوس کا کلامِ پاک فرقانِ حمید، قرآنِ مجید تو برحق کلام ہے۔ اور اس کے وعدے سچے اور

باقی صفحہ نمبر ۱۱ پر ملاحظہ فرمائیں

جماعتِ احمدیہ سپین (Spain) کے
۱۷ ویں جلسہ سالانہ کا بابرکت انعقاد
ریڈیو اور اخبارات میں جلسہ کی تشہیر

(عبدالکریم طاہر۔ پیدروآباد، سپین)

خداتعالیٰ کے فضل وکرم سے جماعت احمدیہ سپین کا سترہواں جلسہ سالانہ ۲۸، ۲۹ ستمبر ۲۰۰۱ء کو مسجد بشارت پیدرو آباد قرطبہ میں منعقد ہوا۔

جلسہ کی تیاری

جلسہ سالانہ کے انعقاد کی تیاری کے سلسلہ میں انتظامیہ تشکیل دی گئی۔ افسر جلسہ سالانہ مکرم فضل الٰہی قمر صاحب اور افسر جلسہ گاہ مکرم محمد محمود شاہد بٹ صاحب مقرر ہوئے۔ مکرم افسر صاحب جلسہ سالانہ نے دیگر انتظامات کے لئے ناظمین مقرر کئے۔

جلسہ کی تیاری کا آغاز جلسہ سے پندرہ روز قبل وقار عمل کے ذریعہ ہوا۔ وقار عمل کے ذریعہ مسجد بشارت اور اردگرد کے ماحول کی صفائی کی گئی۔ سپینش زبان میں دعوت نامے تیار کرکے کثیر تعداد میں سپینش دوستوں کو بھجوائے گئے۔ اخبار قرطبہ "Cordoba" میں جلسہ کے انعقاد کا اشتہار دیا گیا اور جلسہ میں شمولیت کی دعوت عام دی گئی۔ اخبار "ABC" کو جلسہ سے قبل ایک انٹرویو دیا گیا۔ جس میں جماعت کا تعارف اور جلسہ کے انعقاد کے سلسلہ میں قارئین کو شمولیت کی دعوت دی گئی۔ ریڈیو "Cana Sur" کو انٹرویو (جوکہ LIVE نشر ہوا) دیتے ہوئے جلسہ میں شمولیت کی سامعین کو دعوت دی گئی۔ اس طرح جلسہ کے انعقاد سے قبل اخبارات اور ریڈیو کے ذریعہ کثیر تعداد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا۔

جلسہ گاہ میں اور مسجد بشارت کے داخلی راستوں پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات والہامات سے مختلف بینرز تیار کرکے لگائے گئے۔ جلسہ گاہ کے باہر سپینش زبان میں "Islam Means Peace" کا بینر نمایاں کرکے لگایا گیا۔

جلسہ میں شرکت کے لئے احباب ۲۷ر ستمبر کی شام ہی پہنچنا شروع ہوگئے تھے۔ تمام معزز مہمانوں کے قیام وطعام اور مردوں اور عورتوں کے لئے الگ الگ اجتماعی رہائش کا انتظام کیا گیا۔

جلسہ کے ایام میں نماز تہجد باجماعت ادا کی جاتی رہی اور نماز فجر کے بعد درس القرآن دیا جاتا رہا۔

افتتاحی اجلاس

مورخہ ۲۸ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو نماز جمعہ وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ کا باقاعدہ آغاز مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت اور نظم کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین محترم عبدالکریم طاہر صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ افتتاحی خطاب میں مکرم امیر صاحب نے تبلیغی میدان میں بیداری پر زور دیا اور نیز احباب جماعت کو محبت اور اخوت کی فضا قائم رکھنے کی طرف توجہ دلائی۔

محترم امیر صاحب کے افتتاحی خطاب کے بعد مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے سپینش زبان میں "اسلام اور عدل" کے موضوع پر تقریر کی جس میں آپ نے اسلامی نقطہ نظر سے عدل کا مفہوم بیان کیا اور مغربی دنیا کے تصورِ عدل سے موازنہ کرکے بتایا کہ اصل عدل کا تصور صرف اسلام میں ہی ہے۔

مکرم فضل الٰہی صاحب کی تقریر کے بعد اس اجلاس کی آخری تقریر مکرم عبدالسلام چارلس (برطانوی نژاد) احمدی مسلم نے سیرت النبی ﷺ کے موضوع پر کی جس میں انہوں نے سپینش زبان میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے بعض دلکش حصے بیان کئے۔

شبینہ اجلاس

۲۸ر ستمبر ۲۰۰۱ء کو نمازِ مغرب وعشاء کی ادائیگی کے بعد شبینہ اجلاس منعقد کیا گیا۔ شبینہ اجلاس میں تلاوت ونظم کے بعد اردو سوال وجواب کی مجلس منعقد کی گئی سوالات کے جوابات مکرم سید محمد عبداللہ صاحب مربی سلسلہ اور مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے دئے۔ شبینہ اجلاس کی کارروائی ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہی۔

دوسرا اجلاس

جلسہ سالانہ کے دوسرے دن کے پہلے اجلاس کی کارروائی، پروگرام کے مطابق مکرم عبدالسلام چارلس صاحب کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی صاحب منصور نے "Islam And Revenge" کے موضوع پر سپینش زبان میں کی۔ اپنی تقریر میں محترم ڈاکٹر صاحب نے اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بتایا کہ اسلام میں بدلہ لینے کی شرائط اور حدود کیا کیا ہیں۔

اس اجلاس کی دوسری تقریر محترم مبارک احمد خانصاحب نے "ذکرِ الٰہی" کے موضوع پر اردو زبان میں کی جس میں آپ نے ذکرِ الٰہی کرنے کے آداب، اہمیت اور فضیلت پر روشنی ڈالی۔

تیسری تقریر سید محمد عبداللہ صاحب مربی سلسلہ نے سپینش زبان میں "تردید الوہیت مسیح" کے موضوع پر کی جس میں بائبل کے مستند حوالہ جات سے الوہیت مسیح کی تردید کی۔

چوتھی تقریر جوکہ دوسرے اجلاس کی آخری تقریر تھی مکرم عبدالرزاق شاہد صاحب نے کی۔ موضوع تھا "سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام غیر از جماعت علماء کی نظر میں"

تیسرا اور اختتامی اجلاس

دوپہر کے کھانے اور نمازِ ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی صاحب منصور کی صدارت میں ہوا۔ یہ اجلاس سپینش مہمانوں کے لئے ہوتا ہے اس اجلاس کے لئے بالخصوص سپینش زیرِ تبلیغ دوستوں کو مدعو کیا جاتا ہے جس میں انہیں سوالات کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔

چنانچہ حسب دستور اجلاس کا آغاز تلاوتِ قرآن مجید سے ہوا۔ بعد ازاں مکرم ڈاکٹر عطاء الٰہی منصور صاحب نے جماعت احمدیہ کا تعارف پیش کیا اور پھر سپینش مہمانوں کو سوالات کا موقعہ دیا گیا۔ سوالات کے جوابات مکرم ڈاکٹر عطاالٰہی منصور صاحب اور مکرم فضل الٰہی قمر صاحب نے دئے۔ زیادہ تر سوالات موجودہ حالات سے متعلق کئے گئے۔ اس طرح سوالات کے جوابات میں جہاد، اسلام اور امن، اسلام اور جنگ اور فسادات کے متعلق قرآنی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔

یہ مجلس کم وبیش ڈیڑھ گھنٹہ جاری رہی۔ بعد ازاں تمام مہمانوں کی خدمت میں کافی، چائے، ڈرنک اور دیگر لوازمات پیش کئے گئے۔

اس اجلاس میں ۱۸ سپینش مہمانوں نے شمولیت کی اور دو اخبارات Cordoba اور Eldia کے نمائندے بھی شامل ہوئے۔ جنہوں نے اگلے روز کی اشاعت میں تصاویر کے ساتھ جلسہ کے انعقاد کی خبریں شائع کیں۔

اختتامی دعا

سپینش مہمانوں کے ساتھ مجلس اور ریفریشمنٹ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سپین نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں آپ نے تمام حاضرین جلسہ اور کارکنان کا شکریہ ادا کیا۔ اور ایک بار پھر تبلیغ پر زور دیتے ہوئے اختتامی دعا کروائی۔ اختتامی دعا کے ساتھ جماعت احمدیہ سپین کے ۱۷ ویں جلسہ سالانہ کی کارروائی بفضلِ خدا بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوئی۔

بیعت

جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک روسی نژاد خاتون کو بفضلِ خدا احمدیت قبول کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

کفالت یتامیٰ کی مبارک تحریک

جو دوست یتامیٰ کی خبرگیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں ایسے احباب سے گزارش ہے کہ وہ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی ماہوار مقرر کرنا چاہیں اس کی اطلاع دفتر کفالت یکصد یتامیٰ دارالضیافت ربوہ کو دے کر اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام کی وساطت سے جمع کروانا شروع کردیں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ ۵۰۰ روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اس وقت بفضل تعالیٰ ۱۲۰۰ یتامیٰ کمیٹی کے زیر کفالت ہیں۔

(سیکرٹری کمیٹی یکصد یتامیٰ
دارالضیافت ربوہ)

ہماری جماعت میں سے کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہے، نہ بچہ نہ نوجوان نہ بوڑھا جسے قرآن کریم کا ترجمہ نہ آتا ہو۔

(حضرت مصلح موعودؓ)

رواں مالی سال

رواں مالی سال 2002ء۔2001ء کی تیسری سہ ماہی شروع ہوچکی ہے۔ امید ہے احباب جماعت اپنے بجٹ کے مطابق پوری شرح سے ہر ماہ باقاعدگی سے چندہ کی ادائیگی فرمارہے ہونگے۔ تاہم جو احباب کسی وجہ سے تدریجی بجٹ کے لحاظ سے پیچھے ہوں اور کوئی کمی رہتی ہو تو اسے پورا کرنے کی کوشش فرمائیں۔

اسی طرح سیکرٹریان مال کی خدمت میں بھی درخواست ہے کہ بجٹ کے مطابق آمد کی تمام مدات کا جائزہ لیں اور جہاں کمی ہو اسے پورا کرنے کے لئے اپنی بھرپور مساعی بروئے کار لاکر ممنون فرمادیں تاکہ سال کے اختتام پر بجٹ کے مطابق وصولی سو فیصد ہوجائے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیشنل وکیل المال۔لندن)

THOMPSON & CO SOLICITORS
Consult us for your legal requirements such as Immigration & Nationality, Conveyancing & Employment, Welfare Benefits, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings,, Wills & Probate, Criminal Litigation
Contact:
Anas A.Khan, John Thompson
Solicitors
1st floor 48 Tooting High Street
London SW17 0RG
Tel: 020 8333 0921+020 8767 5005
Fax: 020 8871 9398
Mobile: 0780-3298065

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم ودلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیر انتظام شائع کئے جاتے ہیں۔ خط و کتابت کیلئے ہمارا پتہ حسب ذیل ہے۔ براہ کرم خطوط میں اپنے مکمل پتہ کے علاوہ فون نمبر بھی ضرور تحریر فرمائیں:

AL-FAZL DIGEST,6 HARDWICKS WAY,
LONDON SW18 4AJ U.K.

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۹؍جون ۲۰۰۱ء میں شامل اشاعت مکرم ڈاکٹر راجہ نذیر احمد ظفر صاحب کی ایک نظم سے چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:-

اللہ مددگار خدا حافظ و ناصر
اے سید و سردار خدا حافظ و ناصر
ہر گام پہ حاصل ہو فرشتوں کی حفاظت
اے صاحبِ رفتار خدا حافظ و ناصر
ہم قلب و نظر فرش کئے راہ تکیں گے
کب آئیں گے سرکار خدا حافظ و ناصر

......۞......۞......۞......

حضرت مولوی فرزند علی خانصاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۵و ۲۶؍اپریل ۲۰۰۱ء میں حضرت مولوی فرزند علی خانصاحب کے خود بیان کردہ واقعات ایک پرانی اشاعت سے منقول ہیں جنہیں آپ کے نواسے مکرم شیخ خورشید احمد صاحب نے قلمبند کیا تھا۔

حضرت مولوی فرزند علی خانصاحبؓ بیان فرماتے ہیں کہ مَیں ۲۰؍اکتوبر ۱۸۷۶ء کو پیدا ہوا۔ ابتدائی نو سال ضلع جالندھر کے ایک گاؤں صریح میں گزرے۔ یہیں پانچویں تک تعلیم حاصل کی۔ پھر جالندھر شہر میں مقیم رہا اور انگریزی، فارسی اور عربی کی تعلیم پائی۔ میرے والد صاحب بچوں کے معاملہ میں بہت سخت تھے۔ بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے مجھ پر سختی زیادہ ہی ہوتی جس کا فائدہ بعد میں محسوس ہوا۔ چھ سال کی عمر میں انہوں نے مجھے نماز سکھانی شروع کی اور نماز کی تاکید بھی فرماتے۔ شروع ہی سے وہ شرک کو سختی سے ردّ کرنے والے تھے۔

۱۸۹۰ء میں انٹرنس کر کے مَیں سرکاری ملازم ہوگیا۔ قریباً ڈیڑھ سال بعد جب میری تبدیلی کلکتہ میں انسپکٹر جنرل آف آرڈیننس کے دفتر میں ہوئی تو وہاں دو تین انگریزوں کے علاوہ باقی سب بنگالی ہندو تھے۔ اُن کے لئے مَیں برداشت سے باہر تھا لیکن خدا تعالیٰ کے فضل سے انگریز افسر حسن سلوک کرتے رہے اور مَیں ترقی کے آخری درجہ تک پہنچ گیا پھر میری تبدیلی فیروزپور قلعہ میں بطور ہیڈ کلرک کردی گئی۔ اُس وقت مسلمانوں کو عموماً ملازمت نہیں دی جاتی تھی۔ میری کوشش سے اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور کئی مسلمان کلرک بھرتی کئے گئے۔ اگرچہ اس وجہ سے بے شمار شکایتیں بھی ہوئیں لیکن اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی۔ ۱۹۲۴ء میں مجھے ترقی دے کر راولپنڈی بھیج دیا گیا۔ اپنی ملازمت کے دوران مجھے بہت سے غرباء کی خاص خدمت کی توفیق بھی عطا ہوئی۔

۱۹۰۲ء کے بعد مجھے انجمن حمائت اسلام کیلئے بھرپور کام کرنے کا موقع ملا۔ اسی سال میرے والدین نے احمدیت قبول کرلی۔ ۱۹۰۷ء میں جب مَیں فیروزپور میں تھا تو مجھے بھی احساس ہوتا تھا کہ مَیں جلد یا بدیر احمدی ہوجاؤں گا۔ جہاں جہاں اختلاف تھا وہاں تحقیق مجھے احمدیت کے زیادہ قریب کردیتی صرف وفات مسیح والا مسئلہ حل نہیں ہورہا تھا۔ میرے ماموں خانصاحب برکت علی صاحبؓ نے میرے نام رسالہ ریویو بھی جاری کروادیا۔ خاندان میں کئی بار طویل بحث مباحثہ بھی ہوا لیکن کوئی نتیجہ نہ نکل سکا۔ ایک بار ایسی ہی مجلس ہورہی تھی کہ والد صاحب نے سورۃالمائدہ کی آیت میرے سامنے رکھ دی۔ مَیں نے اُس آیت کے بارہ میں مولوی ابراہیم سیالکوٹی صاحب سے پوچھا لیکن وہ کوئی تسلّی بخش جواب نہ دے سکے اور اس طرح یہ مسئلہ بھی حل ہوگیا۔

۱۹۰۷ء میں جلسہ سالانہ پر مجھے احمدی دوستوں نے قادیان لے جانے کی کوشش کی لیکن بدقسمتی سے مَیں تیار نہ ہوا۔ ۱۹۰۸ء میں ایک مجلس میں ایک غیر از جماعت نے جو حضورؑ کو ذاتی طور پر جانتے تھے، حضورؑ کے ذاتی اوصاف کے متعلق ذاتی شہادت دی جس سے مجھے بہت تسلّی ہوئی اور دسمبر میں مَیں جلسہ سالانہ قادیان میں بھی شامل ہوا۔ جلسہ میں حضرت خلیفۃالمسیح الاوّل کی دو تقاریر سنیں جن کی روشنی میں واپس آکر مَیں نے فیروزپور میں مسلمانوں کی فلاح کے لئے یہ کام شروع کیا کہ متموّل مسلمانوں سے چندہ جمع کر کے غریب مسلمانوں کو تعلیمی اخراجات مہیا کئے گئے۔ انجمن بہت کامیاب رہی اور مجھے سیکرٹری بنادیا گیا۔ بعد میں احمدیت قبول کرنے پر مَیں نے استعفیٰ پیش کیا لیکن انجمن کی مجلس عاملہ نے جس میں ۳۵ دیگر افراد تھے، باوجود احمدی ہونے کے مجھ پر مکمل اعتماد کا اظہار کیا چنانچہ مزید کئی ماہ تک مَیں انجمن کا کام کرتا رہا پھر تین ماہ کی چھٹی لے کر قرآن کریم پڑھنے قادیان چلا گیا۔

اس سے قبل ۱۹۰۹ء میں جماعت احمدیہ فیروزپور نے ایک جلسہ کیا جس میں غیر احمدی ہونے کے باوجود مَیں بطور داعی شامل ہوا۔ اس پر غیر احمدی سخت برہم ہوئے اور انہوں نے بھی ایک جلسہ کیا اور مجھے بطور داعی اُس میں بھی شامل کرلیا۔ چند روز بعد میری صدارت میں ہونے والے احمدیوں کے ایک جلسہ کے دوران مَیں نے یکم اگست ۱۹۰۹ء کو احمدیت قبول کرنے کا اعلان کردیا۔ اس پر جماعت کو بہت خوشی ہوئی اور یہ اطلاع بذریعہ تار حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ کو دی گئی۔ مَیں اُس وقت حقّہ پیا کرتا تھا۔ جلسہ کے بعد چند دوست حقّہ پینے لگے تو مجھے یہ علم ہونے پر کہ حضرت مسیح موعودؑ نے حقّہ حرام تو نہیں ٹھہرایا لیکن ناپسند فرمایا ہے، مَیں نے اُسی وقت حقّہ ترک کردیا۔

قبولِ احمدیت سے اگلی صبح تہجد کے وقت میری آنکھ کھل گئی تو نفس اور ضمیر کے درمیان یہ کشمکش شروع ہوگئی کہ ضمیر کا تقاضا تھا کہ بیعت کے بعد اب تہجد بھی پڑھو۔ نفس کہتا تھا کہ بے شک یہ مستحسن ہے لیکن فرض نہیں ...... آخر ضمیر غالب آگیا کہ آج تو اللہ تعالیٰ نے تمہیں جگادیا ہے اس لئے نفل ضرور پڑھنے چاہئیں۔ مَیں نے یہ واقعہ حضرت خلیفۃالمسیح الاوّلؓ کی خدمت میں لکھا تو آپؓ نے فرمایا کہ "آپ انشاء اللہ روحانی لحاظ سے بہت ترقی کریں گے"۔

میرے احمدی ہونے پر مخالفین نے کئی جلسے کئے۔ ایک جلسہ میرے مکان کے باہر بھی ہوا لیکن مَیں نے حضورؓ کی اس نصیحت پر کہ "دعوت الی اللہ کیا کریں لیکن مناظروں سے حتی الوسع بچیں" جلسوں کی طرف کوئی توجہ نہ دی۔ تاہم مجھے دو مناظرے کرنے پڑے ایک غیر مبائعین کے ساتھ ۱۹۲۰ء میں اور ایک مولوی ثناء اللہ امرتسری کے ساتھ۔ دونوں میں خدا تعالیٰ نے احمدیوں کو شاندار فتح عطا فرمائی۔ مخالفین کی ایک شکایت پر میرے خلاف محکمانہ انکوائری بھی کروائی گئی جس کا نتیجہ یہی نکلا کہ یہ شکایت مذہبی تعصب کا نتیجہ ہے۔

بیعت کرنے کے بعد جب مَیں پہلی بار قادیان گیا تو میری موجودگی میں ایک دوست نے حضورؓ سے عرض کیا کہ خانصاحب قرآن شریف پڑھنا چاہتے ہیں اس لئے کسی عالم کو اِن کے ساتھ بھیج دیا جائے۔ حضورؓ نے فرمایا کہ اگر عالم بھیجا جائے تو اُس کی حیثیت خادمانہ ہوگی، اُس سے یہ کیا فیض حاصل کرسکیں گے۔ چنانچہ مَیں چھٹی لے کر قادیان چلا گیا۔ ابھی حضورؓ نے ایک پارہ بھی مکمل نہیں کروایا تھا کہ گھوڑے سے گرنے کا حادثہ پیش آگیا۔ پھر بقیہ قرآن مجھے حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد صاحبؓ اور حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ نے پڑھایا۔ حضرت مرزا صاحبؓ سے تفسیر پڑھ کر میرے دل میں یہ بات گڑ گئی کہ آئندہ آپ ہی خلیفہ ہوں گے۔

میری دو شادیاں ہوئیں۔ ۱۹۱۳ء میں مجھے اپنے والد صاحب کے ہمراہ حج بیت اللہ کی توفیق بھی ملی۔ ۱۹۲۸ء میں ریٹائرڈ ہونے پر حضرت خلیفۃالمسیح الثانیؓ نے مجھے بطور امام مسجد فضل لندن مقرر فرمایا۔ انگلستان سے ۱۹۳۳ء میں واپس قادیان پہنچا تو ناظر امور عامہ کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ۱۹۳۶ء میں ناظر بیت المال مقرر ہوا اور مئی ۱۹۴۶ء کو ناظر اعلیٰ مقرر ہوا۔ مئی ۱۹۴۶ء میں ہی مجھ پر فالج کا حملہ ہوا لیکن حضورؓ کے ارشاد پر میری صدر انجمن کی ملازمت جاری رہی۔ قیام پاکستان کے بعد پہلے لاہور اور پھر پشاور میں مقیم رہا۔ دسمبر ۱۹۴۹ء میں حضورؓ کے ارشاد پر ربوہ آکر ناظر بیت المال کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ ربوہ میں ۲۶؍نومبر ۱۹۵۴ء کو فالج کا دوبارہ حملہ ہوا جس کی وجہ سے معذوری کی سی حالت پیدا ہوگئی۔

....

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۱۵؍جون ۲۰۰۱ء میں حضرت مولوی فرزند علی خانصاحبؓ کے نواسے مکرم شیخ ناصر احمد خالد صاحب اپنے نانا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ آپ اپنے انگلستان کے قیام کے دوران مسلمانوں کے حقوق کے لئے بھی خدمات انجام دیتے رہے۔ گول میز کانفرنسوں کے دوران اس قدر فعال تھے کہ اُس وقت کی کئی تصاویر میں آپ بھی وفد کے اراکین کے ساتھ نظر آتے ہیں۔ آپ لندن روٹری کلب کے ممبر تھے اور چیدہ چیدہ ممبران پارلیمنٹ سے بھی آپکے قریبی تعلقات تھے۔ ایک دفعہ غلام رسول مہر نے تحریر کیا: "خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب امام مسجد فضل نے لندن میں بیٹھ کر ہندوستان کی آزادی کے لئے بہت کام کیا ہے۔"

مشہور مؤرخ ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی بھی آپ کے بہت مداح تھے۔ وہ لندن میں اپنے زمانہ طالبعلمی کے دوران مسجد فضل بھی جایا کرتے تھے جسے وہ پٹنی ماسک کے نام سے اپنی تحریر میں یاد کرتے تھے۔

آپ ایک کامیاب ناظر بیت المال تھے۔ انجمن کی مالی حالت کے باعث کارکنوں کو پہلے وقت پر گزارہ الاؤنس نہ مل سکتا تھا۔ جب حالات بہتر ہوگئے تو ہر مہینہ کی یکم کو رقم ملنے لگی۔ حضرت سید محمد سرور شاہ صاحبؓ فرماتے تھے کہ اب جب یکم کو تنخواہ مل جاتی ہے تو مَیں ہاتھ اٹھا کر خان صاحب کے لئے دعا کرتا ہوں۔

......۞......۞......۞......

محترم مرزا سردار محمد صاحب

روزنامہ "الفضل" ربوہ ۲۴؍فروری ۲۰۰۱ء میں محترم مرزا سردار محمد صاحب کا ذکر خیر کرتے ہوئے آپکی بہو مکرمہ امۃالقدوس مبشر صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ آپ ایک ہمدرد، شفیق، متوکّل اور بہت سی خوبیوں کے مالک انسان تھے۔ ۱۹۵۳ء میں خواب میں آپ نے ایک بزرگ کو دیکھا جو فرمارہے تھے کہ مجھے پہچانو، مَیں مہدی اور مسیح ہوں اور میری کتاب پڑھو (ساتھ ہی براہین احمدیہ کی طرف اشارہ کیا)۔ آپ اُن دنوں لیّہ میں تھے وہاں کے احمدی اسٹیشن ماسٹر سے حضرت مسیح موعودؑ کا خواب والا حلیہ آپ نے بیان کیا تو انہوں نے اس کی تائید کی۔ پھر آپ نے براہین احمدیہ اور دیگر لٹریچر کا مطالعہ شروع کردیا اور آخر ۱۹۵۳ء میں احمدیت قبول کرلی۔ اس پر رشتہ داروں نے قطع تعلق کرلیا۔ جس پر اللہ تعالیٰ نے خوابوں کے ذریعہ ہی آپ کو تسلّی دی کہ آپ صحیح راستہ پر ہیں۔ ۱۹۵۴ء میں آپ نے وصیت کرلی۔ چندے باقاعدہ اور خاموشی سے ادا کرتے۔

میرے سسر تھے لیکن بیٹیوں کی طرح پیار کرتے اور پکارتے تھے۔ دعاؤں کا شغف تھا۔ اردو، پنجابی اور فارسی لٹریچر زیر مطالعہ رہتا۔ ہمیشہ یہ خیال رہتا کہ اُن کی ذات سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔

Muslim Television Ahmadiyya
Programme Schedule for Transmission

04/03/2002 – 10/03/2002

MTA Muslim Television AHMADIYYA

Please Note that programme and timings may Change without prior notice. Details of Programmes are Announced Every Six Hours. All times are given in British Standard Time. For more information please phone on +44 20 8870 8517 or fax +44 20 8874 8344

Monday 4th March 2002

00.05 Tilawat, News, Dars Malfoozat
01.00 Children's Corner: Kudak No.7
01.15 Children's Corner: Hikayaate Shereen
Short stories in Urdu language
01.25 Q/A Session : With Hazoor - Rec.07.05.94
With English Speaking Friends
02.25 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme from
The book 'Alhaq Mubassa Ludhiana'
03.15 Urdu Class: Lesson No. 356 Rec.06.03.98
04.30 Learning Chinese: Lesson No.250
With Usman Chou Sb.
05.00 Rencontre avec les Francophones.
Rec. on 25.02.02.
06.15 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor
Session No.21 – Rec.04.01.95
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
07.35 Chinese Programme: With Usman Chou Sb.
Islam Among Other Religions
08.10 Children's Corner: Class With Hazoor / Part 2
Rec.16.09.2000
08.50 Q/A Session ®
09.50 Quiz Khutabaat-e-Imam: Quiz from F/S of
Rec.25.10.1983
10.25 Indonesian Service: Various Programmes
In Indonesian Language
11.25 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Wadi-e-,
Shandoor, Pakistan.
Commentatro Saleem-ud-Din Sb.
12.05 Tilaawat, Dars-e Malfoozat, News
12.50 Urdu Class: No.356®
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.10 Recontre Avec Les Francophones:
Rec.25.02.02
16.10 Children's Corner: Kudak ®
16.35 French Service: Various Items in French
17.35 German Service: Various Items in German
18.40 Liqa Ma'al Arab: ®
19.45 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session: Rec.07.05.94®
21.35 Ruhaani Khazaa'en: Quiz Programme ®
22.05 Funkadah: A Documentary about how to make
Various items from Timber.
In Urdu Language
22.35 Rencontre Avec Les Francophones ®
23.35 Safar Hum Nay Kiyaa ®

Tuesday 5th March 2002

00.05 Tilaawat, Dars ul Hadith, News
00.55 Children's Corner: Let's Learn Salaat Part 5
By Imam Ata ul Mujeeb Rashed Sahib
01.30 Tabarukaat:Speech by Mau. Qazi M. Nazir Sb.
'Safeguarding of the Holy Quran'
Jalsa Salana Rabwah 1975
02.30 Medical Matters.: Topic 'Mental Illness' - P/2
03:15 Around The Globe: Test flights beyond the
limits.Presentation MTA USA
04.15 Lajna Magazine: Programme No.34
Presented by Lajna Imaillah, Pakistan
05.00 Bengali Mualqat: Rec.26.02.02
06.15 Liqa Ma'al Arab: With Hazoor Session No.22
Rec.04.01.1995
07.30 MTA Sports: 10th annual sports rally, held on
18 – 20 Feb. in Iwaan-e-Mahmood Club.
Organised Majlis Khuddam-ul-Ahmadiyya -
Rabwah - Pakistan
08:45 Dars ul Quran: Rec:27.02. 1996
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.15 Medical Matters: Topic 'Mental Illness'p/2
12.05 Tilaawat, Darse Hadith, News
12.50 Urdu Mulaqat: With Hazoor – Rec.01.05.94
14.05 Bengali Shomprochar: Various Items
15.00 German Mulaqat: Rec.20.02.02
16.10 Children's Corner: Let's Learn Salat No.5®
16.30 French Service: Various Items in French
17.35 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Tabarukaat: ®
21.30 Around the Globe: MTA USA ®
22.30 From the Archives: F/S by Hazoor
Rec.29.03.1996

Wednesday 6th March 2002

00.05 Tilawat, News, History of Ahmadiyyat
01.00 Children's Corner: Guldasta – No.15
01.35 Q/A Session: With Urdu Speaking Guests
Hazoor answers questions sent from around
The world – Rec.15.03.94
02.35 Hamari Kaenat: Host Sayyed Tahir Ahmad
03.15 Urdu Class: Lesson No.357 – Rec.07.03.98
04.40 MTA Travel: 'Along the Thames' – Part 2
Narrator – Saeed Jones Sb.
Presentation MTA International
05.00 Atfal Mulaqat: Rec.01.03.2000
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Rec.08.03.95 – No.23
07.30 Swahili Programme: F/S – Rec.24.04.98
08.45 Q/A Session With Urdu Speaking Friends ®
09.50 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed
Topic: "Islamic etiquette"
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.35 MTA Travel: A Visit along the Thames P/2 ®
12.05 Tilawat, History of Ahmadiyyat, News
12.50 Urdu Class: Lesson No.357 Rec.07.03.98
14.20 Bengali Shomprochar: Various Items
15.20 Atfaal Mulaaqat: ®
16.15 Children's Corner: Guldasta ®
16.30 French Service: Mulaqat – Rec.10.04.2000
17.35 German Service: Various Items in German
18.35 Liqaa Ma'al Arab: Session No.23®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session With Urdu Speaking Guests ®
21.40 Hamari Kaenat:
Plants & their role in life ®
22.05 Speech: by Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed®
22.30 Atfaal Mulaaqat: Rec.23.02.00 ®
23.20 MTA Travel: ®

Thursday 7th March 2002

00.05 Tilawat, Dars Malfoozat, News
01.00 Children's Corner: Waqfeen e Nau items
01.25 Q/A Session: Rec.21/08/1996. Part 2
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
02.30 MTA Lifestyle: Perahan – how to sew
03.05 MTA Lifestyle: Al Maa'idah – Lamb Chops
03.15 Canadian Horizons: Children's Class No.9
Presented by Naseem Mehdi Sahib
04.30 Computers for Everyone: Programme No.5
A series of informative lectures about
computers and how they function.
05.00 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.242
Rec:22.04.98
06.15 Liqaa Ma'al Arab: No.24 – Rec.14.03.1995
07.25 Sindhi Service: Rec.07.02.97
08.45 Q/A Session: ®
09.45 Islami Adaab: Lecture on Islamic Etiquette
By Imam Ata-ul-Mujeeb Rashed Sb.®
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.20 MTA Travel: A Visit to the Classic car show
Produced by MTA International
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozaat, News
13.00 Q/A Session Rec: 11.02.94 ®
14.05 Bangla Shomprochar F/S Rec.19.04.96
15.05 Tarjumatul Quran Class: No.242®
16.10 Children's Corner: Waqfeen e Nau items ®
16.30 MTA France: Various items in French
17.35 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35 Arabic Service: Various Items in Arabic
20.35 Q/A Session: Rec.21.08.96 – Part 2 ®
21.40 MTA Lifestyle: Perahan ®
22.05 MTA Lifestyle: Al Maa'idah ®
22.25 Tarjumatul Quran Class: Lesson No.242 ®
23.30 MTA Travel :
A visit to a classic car show®

Friday 8th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an Class
Lesson No.5, Produced by MTA Pakistan
01.30 Majlis e Irfan: Q/A session with Huzoor
Rec: 01.03.2002
02.35 MTA Sports: Divisional badminton
Tournament, Faisalabad, held in Iwaan-e-
Mahmood Rabwah Pakistan
Toaba Taik Singh Vs Jhang
03.15 Around the Globe: A Documentary
'Test flighs beyond limits' Courtesy of
MTA USA ®
04.30 Seerat un Nabi (saw): Programme No.33
Host: Saud Ahmad Khan Sb.
05.05 Homeopathy Class: Lesson No.66
Rec: 31.01.95
06.15 Liqaa Ma'al Arab: Session No.25
Rec.15.03.1995
07.25 Siraiki translation of F/S Rec: 23.01.98
08.35 Majlis Irfaan: Rec.01.03.2002®
09.35 Roshni ka Safr: A talk with new converts
Produced by MTA Pakistan
10.20 Indonesian Service: Various Items
11.20 Ilmi Programme: Educational Programme
Prepared by Lajna Imaillah, Pakistan
12.05 Tilawat, Dars e Malfoozat, News
13.00 Friday Sermon – LIVE
Delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV
14.00 Bengali Mulaqat: Rec.26.02.02
15.05 Friday Sermon: Rec.07.03.02 ®
16.05 Children's Corner: Yassarnal Quran Class ®
Lesson No.5
16.30 French Service: Various Items
17.30 German Service: Various Items
18.35 Liqaa Ma'al Arab:No.25 ®
19.35 Arabic Service: Various Items
20.35 Majlis e Irfaan: Rec.01.03.2002 ®
21.40 Friday Sermon ®
22.40 Homeopathy Class: Lesson No.66 ®

Saturday 2nd March 2002

00.05 Tilawat, Dars-e-Hadith, News.
01.00 Children's Corner: Yassarnal Qur'an
Programme No.5
01.20 Question & Answer Session: Rec.08.05.94
02.30 Kehkashaan: An Urdu language discussion
Topic: " Cleanliness"
Host: Meer Anjum Parveez
02.45 Safar Hum Nay Kiya: A visit to Galiyat of Muree
03.15 Urdu Class: Lesson No.358
Rec: 11.03.98
04.20 Learning Language: Learning French
With Naveed Marty Sb: Lesson No.7
04.45 Speech: by Meer M.A. Nasir Sb.
Topic: Seerat-un-Nabi (SAW)
05.10 German Mulaqaat: With Huzoor
Rec: 27.02.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: with Hadhrat Khalifatul
Masih IV Rec:18.03.98 – Session No.26
07.15 Safar Hum Nay Kiyaa: ®
07.40 Mauritian Service: Various Items in French
08.35 Dars ul Qur'an: Lesson No.5
Rec.27.01.1996
10.05 Kehkashaan: ®
10.25 Indonesian Service: Various Items
11.25 Speech: by Mau. Sultan M. Anwar Sb.
'Rights & Responsibilities of husband & wife'
12.05 Tilaawat, News.
12.55 Urdu Class: Lesson No.358 – Rec.11.03.98
14.05 Bangla Shomprochar: Various Items
15.05 Children's Class: With Huzoor (New)
Rec:09.03.02
16.10 Children's Corner: Yassarnal Quran Class
Lesson No.5 ®
16.25 French Service: Various Items
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.30 Arabic Service: Various Items
20.20 Q/A Session: with Huzoor ®
21.30 Children's Class: Rec: 09.03.02 ®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
22.30 German Mulaqaat: Rec.20/02/02®
With Hadhrat Khalifatul Masih IV
23.30 Safar Hum Nay Kiya: ®

Sunday 10th March 2002

00.05 Tilawat, Dars e Hadith, News
01.00 Children's Class: With Huzoor – Rec.16.09.00
Part 1
01.30 Q/A Session: With Huzoor & Urdu speakers
Rec.15.03.94
02.25 Discussion: An introduction to the books of
Hadhrat Khalifatul Masih I (RA)
03.20 Friday Sermon: Rec.08.03.2002
04.25 Learning Language: Urdu Asbaaq with
Ch. Hadi Ali Sb. Lesson No.5 – Rec.23.10.99
05.00 Lajna Mulaaqat: With Huzoor
Rec: 02.03.02
06.15 Liqaa Ma'al Arab: With Hazoor
Rec.21.03.95
07.30 Spanish translation of F/S delivered by
Huzoor on 06.02.98
08.45 Moshaa'irah: Part 1 with
Obaidullah Aleem Sb.
09.40 Taarikh-e-Ahmadiyyat: Quiz programme No.8
On the History of the Ahmadiyyat Jama'at
By Majlis-e-Khuddamul Ahmadiyya
10.15 Indonesian Service: Various Items
11.20 MTA Travel: Ahmadiyyat in Desert
12.05 Tilawat, Seerat un Nabi (saw), News
13.00 Majlis e Irfaan: with Hazoor ®
14.00 Bangla Shomprochar: Various Items
15.00 Lajna Mulaqaat: Rec.03.03.02
16.00 Children's Class: With Hazoor ®
16.30 Friday Sermon delivered by Hadhrat
Khalifatul Masih IV on 08.03.02 ®
17.30 German Service: Various Items
18.30 Liqaa Ma'al Arab: ®
19.35 Arabic Service: Various Items
20.30 Q/A Session: with Hazoor®
21.30 Moshaa'irah (R)
22.30 Lajna Mulaqaat: Rec.03.03.02 ®
23.30 MTA Travel: Ski Festival – Holmen Kollen
World Cup men's classic 50 Km – March 1998

Translations for Huzoor's Programmes are available on the following Audio frequencies:
English: 7.02 mhz, Arabic: 7.20 mhz, Bengali: 7.38 mhz, French: 7.56 mhz, German: 7.74 mhz, Indonesian/Russian: 7.92 mhz, Turkish: 8.10 mhz,
Prepared by the MTA Scheduling Department.

Al Fazl International Weekly, London

16 GRESSENHALL ROAD, LONDON SW18 5QL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8870 8517
Fax: (020) 8875 0249

Vol. 9 | Friday, March 0 8, 2002 | Issue No. 10

مجلس انصار اللہ غانا (مغربی افریقہ) کا

۱۹واں سالانہ اجتماع

(رپورٹ: فہیم احمد خادم۔ مبلغ سلسلہ غانا)

خداتعالیٰ کے فضل سے مجلس انصار اللہ غانا کا انیسواں سالانہ اجتماع ۳۱؍اگست تا یکم ستمبر ۲۰۰۱ء منعقد ہوا۔ اجتماع برانگ اہافو (Brang Ahafo) ریجن کے صدر مقام سُنیانی (Sunyani) میں منعقد ہوا۔ اس اجتماع کی مختصر رپورٹ پیش ہے:

پہلا روز

۳۰؍اگست کی شام تک انصار کے وفود سنیانی پہنچ چکے تھے۔ ۳۱؍اگست کو صبح جماعتی روایات کے مطابق اجتماع کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو احمدیہ مشنری ٹریننگ کالج سالٹ پانڈ میں تعلیم پانے والے بورکینا فاسو کے طالب علم مکرم احمد تیجان صاحب نے پڑھائی۔ تہجد کے بعد ایک معزز ممبر انصار اللہ ڈاکٹر یوسف احمد اڈوسئی صاحب نے "اسلام میں اجتماعات کی اہمیت" کے عنوان پر درس دیا۔ آپ نے اس میں جلسوں کی برکات اور اس کے نتیجہ میں ملنے والے فضلوں اور رحمتوں کا تفصیل سے ذکر فرمایا۔ نماز فجر کے بعد انصار اللہ کے ممبران عاملہ کی ایک میٹنگ ہوئی جس میں مجلس عاملہ مرکزیہ، ناظمین ریجنز اور سیکرٹریان شامل ہوئے۔

ورزشی مقابلہ جات

ناشتہ کے بعد سات بجے صبح ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ یہ مقابلے ریجنز کے مابین ہوئے۔ (یاد رہے کہ غانا میں کل دس ریجنز ہیں)۔ انصار نے ٹیبل ٹینس، رسہ کشی، والی بال، دوڑ ۱۰۰ میٹر کی کھیلوں میں بڑے جوش و خروش سے حصہ لیا۔

جمعۃ المبارک

یہ جمعۃ المبارک کا روز تھا۔ بارہ بجے دوپہر تمام انصار اجتماع گاہ میں جمع ہوئے۔ انہوں نے حضور ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ لندن سے براہ راست سنا۔

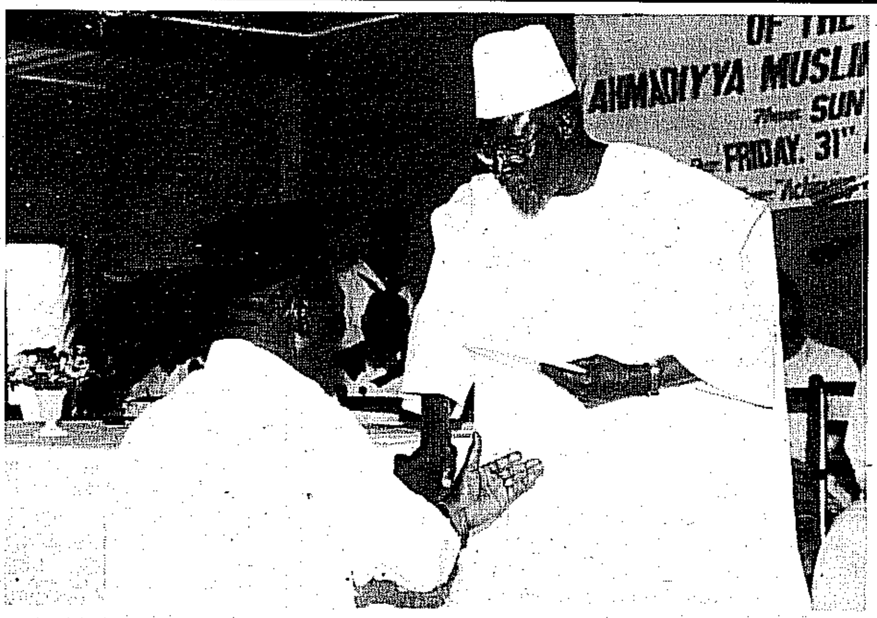

مجلس انصار اللہ غانا کے اجتماع کے موقع پر مکرم عبد الوہاب بن آدم امیر و مبلغ انچارج غانا مختلف مقابلوں میں جیتنے والے انصار میں انعامات تقسیم کر رہے ہیں

حضور کے خطبہ کے بعد مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مبلغ انچارج غانا نے مقامی طور پر خطبہ ارشاد فرمایا۔ آپ نے جماعتی جلسوں اور اجتماعات کی اہمیت سے آگاہ فرمایا۔ آپ نے امسال جلسہ سالانہ جرمنی کے موقع پر دی جانے والی حضور ایدہ اللہ کی ہدایات دہرائیں جو آپ نے حاضرین جلسہ کو دی تھیں۔ فرمایا کارکنان سے تعاون کریں، آپس میں سلام کو رواج دیں، کھانے وغیرہ کے ضیاع سے بچیں، نظم و ضبط کا مظاہرہ کریں، نماز باجماعت کو ہرگز ضائع نہ کریں حتی کہ ڈیوٹی ادا کرنے والے کارکنان بھی بعد میں الگ جماعت کرائیں۔

افتتاحی تقریب

اڑھائی بجے بعد دوپہر افتتاحی تقریب کا باقاعدہ آغاز ہوا۔ مہمان خصوصی برانگ اہافو ریجن کے ریجنل منسٹر Hon.Ernest Akobour Deprah تھے۔ تلاوت قرآن کریم احمدیہ ہومیو کلینک بواڈی کماسی کے ڈاکٹر محمد ظفر اللہ صاحب نے کی۔ مکرم محمد عبد المجید صاحب سرکٹ مشنری نے حضرت مسیح موعودؑ کا عربی قصیدہ "یَا عَیْنَ فَیْضِ اللّٰہِ وَالْعِرْفَانِ" کے چند اشعار خوش الحانی سے پڑھے جس کے بعد انصار اللہ کا عہد دہرایا گیا۔ عہد کے بعد مکرم مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب امیر و مشنری انچارج غانا نے افتتاح فرمایا۔

اپنے افتتاحی خطاب میں آپ نے فرمایا کہ "حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے ایک بار فرمایا کہ بعض غیر احمدی بیعت تو نہیں کرتے لیکن ہمارے نظریات سے متفق ہوتے جاتے ہیں اس طرح بعض ۳۰ فیصد احمدی اور بعض ۴۰ فیصد احمدی ہوتے ہیں پھر جب بیعت کرتے ہیں تو سو فیصد احمدی ہو جاتے ہیں۔ اس حوالہ سے آپ نے بات کو آگے بڑھاتے ہوئے فرمایا: غانا میں ہمارے غیر احمدی بھائیوں کا بھی یہی حال ہے۔ جب ہم نے قرآن مجید کا ترجمہ لوکل زبان میں کیا، سیکولر تعلیم کے لئے سکول کھولے اور خطبہ جمعہ لوکل زبان میں دینے کا رواج ڈالا تو انہوں نے ہماری بے حد مخالفت کی اور ہمیں اس بنا پر کافر قرار دیا۔ مگر آج یہ لوگ ہماری ساری باتیں خود اپنا رہے ہیں گویا ظاہری بیعت تو نہیں کرتے لیکن عملاً احمدیت کی آواز کو قبول کر رہے ہیں۔ آج تو یہ عالم ہے کہ کثرت سے لوگ عملاً بھی بیعت کر کے احمدیت میں داخل ہوتے ہیں۔ امسال جلسہ جرمنی کے موقع پر ۸۰ ملین افراد نے بیعت کر کے احمدیت میں شمولیت اختیار کی۔ پس ہمیں چاہئے کہ اپنے کردار میں پاکیزہ تبدیلی پیدا کریں۔ اپنے اخلاق کی اصلاح کریں تاکہ یہ نئے آنے والے احمدی ہمیں دیکھ کر اپنی اصلاح کرنے والے ہوں۔

آپ نے خطاب کے آخر پر اجتماعی دعا کروائی۔ اسکے بعد صدر مجلس انصار اللہ غانا نے جملہ مہمانوں اور سب حاضر انصار ممبران کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد برانگ اہافو ریجن کے ریجنل منسٹر نے حاضرین سے خطاب کیا۔ آپ نے اپنے خطاب میں جماعت احمدیہ کی طرف سے کی جانے والی خدمات خصوصاً تعلیم اور صحت کے شعبہ میں جماعت احمدیہ غانا کی قابل تحسین خدمات کو سراہا۔ نیز جماعت کو اپنے رفاہی کام جاری رکھنے کا ارشاد فرمایا۔

علمی مقابلہ جات

اسی روز رات کو علمی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ہر ریجن کے منتخب انصار نے تلاوت قرآن کریم، اذان اور دینی معلومات کے مقابلوں میں حصہ لیا۔

دوسرا روز

دوسرے روز کا آغاز بھی حسب روایت نماز تہجد باجماعت سے ہوا۔ نماز کے بعد نیشنل سیکرٹری تبلیغ مکرم الحاج ابراہیم بونسو صاحب نے "بچوں کی بابت باپ کی ذمہ داریاں" کے موضوع پر درس دیا۔ آپ نے قرآن و حدیث کی روشنی میں بتایا کہ والد کا فرض ہے کہ بچوں کی صحیح نشوونما کرے نیز ان کی اعلیٰ جسمانی، اخلاقی اور روحانی تربیت کی ذمہ داری والد کے کندھوں پر ہے۔

باقی صفحہ نمبر ۲ پر ملاحظہ فرمائیں

جوانوں کے جوان۔ ممبران مجلس انصار اللہ اشانٹی ریجن، روٹ مارچ کرتے ہوئے

معاند احمدیت، شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں

اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَ سَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے، انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے۔